بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

عام قیمت پیشگی للعہ

آں مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

بروز جمعرات

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

قیمت از طلبا و غربا و غیر مذاہب

گورنمنٹ دعنہ

قیمت از معاونین عہ

قادیان میں ہے

والسّلام ۔ مطابق ۲۷ ۔ فروری ۱۹۰۸ء

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

مورخہ ۲۵ ۔ محرم ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ

نمبر ۸

میجر میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر

جلد ۷

دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

اسسٹنٹ محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی عافاہ اللہ

سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا

افریقہ عہ

فی پرچہ ۲

ضروری اطلاع

ناظرین ۔ اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹوریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کیواسطے پروپرائیٹر نے یہ تجویز پاس کی ہے ۔ کہ یکم مارچ ۱۹۰۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹوریل محکمون کو جدا کر دیا جائے اب تک تو یہ تہا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور مینیجر اخبار بھی مین ہی تھا ۔ یعنی مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کا تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط و کتابت سب میرے سپرد تھین جسکو مین محرر کی امداد سے پورا کرتا تھا ۔ لیکن دو طرف توجہ کرنے کا ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کیطرف زیادہ توجہ کی تو انتظام مین نقص آگیا اور اگر انتظام کیطرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری میں حرج واقعہ ہونے لگا ۔ الحمد للہ اب یہ نقص دور ہو جائیگا اور اسوقت سردست پروپرائیٹر صاحب میان معراج الدین عمر نے خود ہی مینیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور بامداد ایک اسسٹنٹ مینیجر کے وہ تمام انتظام اخبار کا کرینگے ۔ اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑہا دیگا جو شاید سردست مناسب ہو لیکن تاہم پروپرائیٹر صاحب نے اصلاح اخبار کیخاطر جہان اور بہت سے خرچ اُٹھائے ہین بقول شخصے این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر ۔ اس خرچ کو برداشت کرنا بھی منظور کر لیا ہے اسواسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ

آیندہ کوئی رسید زر یا خط و کتابت متعلق انتظام میرے (محمد صادق ــ ایڈیٹر کے) نام نہین ہونی چاہیئے

بلکہ ترسیل زر ہمیشہ بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ **مینیجر بدر** لکھنے چاہئین ۔ ہان جو مضامین اخبار مین چھپنے کیلئے ہون وہ **ایڈیٹر** کے نام آنے چاہئین ۔ لیکن ایسے خطوں پر بھی میرا یا کسی کا نام نہین ہونا چاہیئے بلکہ صرف یہ الفاظ ہونے چاہئین بنام **ایڈیٹر بدر** ۔

اُمید ہے ۔ کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائینگے ۔ تاکہ آیندہ انتظام مین سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی سے ہو سکے ۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ

ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

مُبارک

گذشتہ ہفتہ مین مختصراً نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا نکاح صاحبزادی مبارکہ بیگم کے ساتھ ۱۷ فروری کو ہونا ذکر کیا گیا تہا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ نکاح مین کیا خوب فرمایا تھا کہ ایک وقت تھا۔ جبکہ حضرت نواب صاحب موصوف کے ایک مورث اعلیٰ صدر جہان کو ایک بادشاہ نے اپنی لڑکی نکاح مین دی تہی اور وہ بزرگ بہت ہی خوش قسمت تھا مگر ہمارے دوست نواب محمد علی خان صاحب اس سے زیادہ خوش قسمتی مین۔ کہ اون کے نکاح مین ایک نبی اللہ کی لڑکی آئی ہے۔ نواب صاحب موصوف کے خاندان مین حق مہر کے متعلق دستور ہوتا ہے کہ کئی کئی لاکھ روپے مقرر کیا جاتا ہے اور انہون نے اپنی قومی رسم کے مطابق اب بہی یہی کہا تہا مگر حضرت اقدس ؑ نے پسند نہ فرمایا۔ تاہم نواب صاحب کی وجاہت اور ریاست کے لحاظ سے

چھپن ہزار روپے حق مہر موجل

مقرر ہوا جسپر ایجاب وقبول مسجد اقصےٰ مین ہوا۔ یہ تعلق نواب صاحب کے واسطے بہت ہی خوش قسمتی کا موجب ہوا۔ اس تعلق سے نواب صاحب موصوف خدا تعالےٰ کے مسیح کی دعاؤن سے بیش از بیش فیض اٹھائین گے اور خدا تعالیٰ کے ان انعام واکرام سے حصہ لین گے جو مبارکہ بیگم کی ذات بابرکات کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے موعود ومامور کے ذریعہ سے وعدہ فرمائے ہوئے ہین کیونکہ مبارکہ بیگم کے واسطے بہت سے ایسے الہام ہوئے تہے جو اخبارون مین شائع نہین ہوئے۔ انمین سے صرف ۱۹۰۱ء مین ایک الہام اس بارے مین اخبار الحکم مین شائع ہوا تھا جبکہ مبارکہ بیگم کی عمر صرف چار برس کی تہی۔ اور نواب محمد علی خانصاحب کی پہلی بیوی صحیح وسالم اون کے گہر مین آباد تہی۔ اور وہ الہام یہ ہے۔ **نواب — مبارکہ بیگم** ۔ یہ الہام دو الگ الگ فقرے ہین۔ ایک (**نواب**) دوسرا فقرہ (**مبارکہ بیگم**) اس الہام مین دونون فقرون کو ایک جگہ بالمقابل لکھ کر یہ پیشگوئی کی گئی تہی کہ مبارکہ بیگم نوابی خاندان مین بیاہی جائیگی اس الہام کو شائع کئے چار برس ہو گئے اور یہ پیشگوئی نہائت صاف اور واضح ہے اور دونون نام بالمقابل بیان کرنے سے جو اشارہ کیا گیا ہے وہ ایسا اشارہ ہے۔ جو اس سے بڑھکر با وجود اجمال کے طریق کے توضیح اور زیادہ نہین ہوسکتا۔

مبارکہ بیگم کے متعلق اللہ تعالیٰ کے ان الہامات کو حضرت نے اپنی ایک نظم مین بہی اشارہ فرمایا تھا۔ جو کہ ۱۹۰۱ء مین چھپی تہی۔ چنانچہ اون مین سے چند اشعار اسجگہ نقل کئے جاتے ہین۔

خدایا۔ اے میرے پیارے خدایا
یہ کیسے ہین تیرے مجھ پر عطایا

کہ تونے پہر مجھے یہ دن دکھایا
کہ بیٹا دوسرا بہی پڑھ کے آیا

بشیر احمد جسے تونے پڑھایا
شفا دی آنکھہ کو بینا بنایا

شریف احمد کو بہی یہ پھل کھلایا
کہ اوس کو تونے خود فرقان سکھایا

یہ چھوٹی عمر پر جب آزمایا
کلام حق کو ہے فر فر سنایا

برس مین ساتوین جب پیر آیا
تو سر پر تاج قرآن کا سجایا

ترے احسان ہین اے رب البرایا
مبارک کو بہی تونے پھر جلایا

جب اپنے پاس اک لڑکا بلایا
تو دے کر چار جلدی سے ہنسایا

غمون کا ایک دن اور چار شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اوران کے ساتھ کی ہے ایک دختر
ہے کچھہ کم پانچ کی وہ نیک اختر

کلام اللہ کو پڑھتی ہے فر فر
خدا کا فضل اور رحمت سراسر

ہوا اک خواب مین مجھ پر یہ اظہر
کہ اس کو بھی ملیگا بخت برتر

لقب عزت کا پاوے وہ مقرر
یہی روز ازل سے ہے مقدر

خدا نے چار لڑکے اور یہ دختر
عطا کی پس یہ احسان ہے سراسر

اس تقریب سعید کی شمولیت کے لئے لاہور سے معزز دوست شیخ رحمت اللہ صاحب خواجہ کمال الدین صاحب۔ خلیفہ رجب الدین صاحب۔ میان چراغدین صاحب۔ (ناظر محاسبہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ)۔ ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ بابو غلام محمد صاحب۔ مستری محمد موسیٰ صاحب وغیرہم بھی تشریف لائے تہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دو خطوں کے جواب

(مرقومہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب)

حضرت مولوی صاحب کے پاس دو خط آئے تھے جن میں کچھ استفسار تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے ان کے جواب لکھے ہیں جو فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں۔ چونکہ خط لکھنے والے صاحبان کے ایڈریس محفوظ نہیں رہے۔ اس واسطے گذارش ہے کہ وہ صاحبان بھی اخبار میں ہی جواب پڑھ لیویں۔ ایڈیٹر

پہلا خط آج آپ کا کرنا ہے کر بیٹھا ہوں ارب. (زوئی علماء) یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس کی آیت کریمہ میں ماقبل اور مابعد سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آیۃ کریمہ میں سب بیبیاں مراد ہیں۔ سو بعض بیبیاں تو پہلے یہودی تھیں جیسے حضرت صفیہؓ اور بعض مسیحی تھیں جیسے حضرت ماریہؓ اور بعض مشرکہ تھیں۔ جیسے جویریہؓ اس سے ظاہری کفر کی نجاست دور ہو گئی اور وہ اللہ کے فضل سے امہات المومنین بن گئیں۔

اور روایات صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب علی مرتضےٰ۔ اور بتول زہرا اور حسنین بھی داخل ہیں سوان کا ازالہ رجس اور تطہیر مع حضرات امہات المومنین کے اس طرح ہوا۔ جو تہمتیں اور برایاں ان کی نسبت روافض اور خوارج نے اور جو کچھ مورخوں اور قصہ خوانوں نے تہمتیں لگائیں۔ مثلاً شیعہ نے تہمت لگائی۔ کہ مولیٰ علی خلافت چاہتے تھے۔ اور امام حسین خلافت کے لئے لڑے۔ عائشہ و حفصہ بری عورتیں (معاذ اللہ و حاشا للہ) سو اللہ تعالےٰ نے سب کے الزام قرآن و نبی کریم کی زبان سے دور کرا دئے اور ہمیشہ مجددوں اور ائمہ اور اولیاء کے ذرائع سے وہ برائیاں دور کردیں۔ اس آیۃ کریمہ کو حضرت مسیح علیہ السلام کے قصہ نے کھول دیا ہے۔ جہاں فرمایا۔ ومطھرک من الذین کفروا۔ حضرت مسیح کو شریروں بدکاروں نے ولد الزنا کہا۔ لعنۃ اللہ علیہم اور مریم صدیقہ کو بہتان لگائے۔ اللہ تعالےٰ نے وہ الزام حضرت نبی کریم کے ذریعہ اور خود مسیح علیہ السلام کے اعجازوں سے دور کر دئے۔ چونکہ بی بیوں کے باعث ان کے رشتہ دار

بہی اکثر اسلام کے برگزیدہ ہو گئے اور اہل کا لفظ عموم کو شامل ہے۔ اس سے لئے کن کا لفظ استعمال نہیں فرمایا ہے۔

۲ میرے علم میں یہی ہے۔ کہ جس جنت میں آدمؑ تھے۔ وہ جنت دنیا میں ہی تہا۔

۳ اونٹ کی گردن مشکل سے ذبح کی جاتی ہے اور کھڑے کھڑے اس کے نحر میں گھونپ دیں۔ تو جلدی اور آسانی سے جانور کی جان نکل جاتی ہے۔

تیز سیدہی تلوار یا برچھی نحر میں چبھو دیتے ہیں

۴ پاؤں قبلہ کی طرف کر کے سونا تعظیم قبلہ کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب۔ اور تعامل اسلام میں ہم کسی کو نہیں پاتے۔ کہ قبلہ کی طرف پاؤں کرے۔

۵ میرا اپنا اعتقاد یہ ہے۔ کہ حضرت فاطمہ الزہرا بتول نے یہ دعویٰ صرف امتحان ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے کیا تہا۔ کہ میرے والد کے قائم مقام ہو کر لحاظ داری کرتا ہے یا نہیں۔ جب اپنے لحاظ نہ کیا تو غضب کر کے ڈرایا جب آپ پکے رہے۔ تو دعویٰ کا ذکر ہی ترک کر دیا۔

۶ مذاہب اربعہ عقائد میں قریباً سب کے سب ایک ہی ہیں رب اللہ پر اللہ کے صفات پر اللہ کے افعال پر ایمان میں متحد ہیں۔ اللہ کے عبادات اور صفات میں شریک نہ کرنے پر متفق ہیں۔

۷ نمازیں پانچ ان کے رکعات اور سنن میں اتفاق روزوں۔ زکوٰۃ اور حج کے ضروری امور میں ان کا اتحاد ہے۔ بہت تہوڑا اختلاف ائمہ میں ہے۔ سو وہ بھی دو قسم کا ہے۔ یا تو ایسے مسائل کہ اس میں نص نہیں۔ اس واسطے ہر مجتہد مصیب اور اجر پانے والا ہے یا نص کے معانی میں دو پہلو ہیں اور دونوں صحیح معلوم ہونے میں اس واسطے ہر مجتہد ماجور ہے۔ البتہ ایسے مسائل بھی ہیں۔ جن میں نص بعض ائمہ کے پاس ہوتی ہے اور دوسرا صرف ضرورۃ پر قیاس کرتا ہے ایسی صورت میں ہم کو اگر نص صحیح مل جاوے تو نص پر عمل کرلیں اور اس مجتہد کا قول چھوڑ دیں۔ اور اس مجتہد کو معذور یقین کریں کہ یا اسے نص نہیں پہونچی یا صحیح طریق سے نہیں پہونچی۔ پھر جس ملک میں صلحاء کی کتب صحیحہ آسانی سے مل جاویں۔ اوس کو غنیمت سمجھیں۔

۸ امام ابوحنیفہ امام مالک۔ امام ابو یوسف۔ امام محمدؒ امام شافعی۔ امام احمدؒ۔ یہ بڑے عظیم الشان لوگ ہیں ان کو کسی بادشاہ نے امام نہیں بنایا اور نہ کسی وقت کسی نے کہا کہ ان کے مذاہب پر چلو۔ قدرت اللہ تعالےٰ نے خود ایسے اسباب مہیا کر دئے۔ کہ ان کے مذاہب مشہور ہو گئے۔ اسحق بن راہویہ۔ داؤد الظاہری۔ ابن جریر اوزاعی وغیرہ اہم بھی ہوئے۔ مگر اُن کے مذہب آہستہ آہستہ گم ہو گئے۔ پھر بعض مسائل میں حق دائر ہے اور بعض میں سب حق پر ہیں۔ چار سدی ہجرت کے بعد کچھ ایسے مقدمات ہوئے جن سے چار مصلوں کی بنا پڑی

۹ ولا ارا کم فاعلین۔ اس لئے فرمایا۔ کہ آپ کو معلوم تہا۔ کہ علیؓ کی خلافت ظاہری بلا فصل نہ ہو گی۔

الذبح بین الحلق واللبتہ کی حدیث مجھے ہرگز نہیں ملی۔ آپنے کہاں دیکھی ہے۔

ان قال قلت یا رسول اللہ اما تکون الذکاۃ الا فی الحلق واللبتہ۔ قال لو طعنت فی فخذھا لاجزء اعنک۔ قال یزید بن ھارون ھذا فی الضرورت قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث حماد بن سلمہ۔ ولا نعرف لابی العشراء عن ابیہ غیر ھذا الحدیث

صفحہ ۲۸۰ ترمذی طبع مصر

نورالدین

دوسرا خط جناب من۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بجواب استفسار عرض ہے۔ (کہ یہی شیعہ کا ہے)

احمد بن الحسن عن الحسین عن فضالہ عن العلاء عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان ابی ینادی فی بیتہ بالصلوۃ خیر من النوم

(تہذیب الاحکام)

اور ابوبکر الحضرمی و کلیب الاسدی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام حی علے خیر العمل کی روائت کے بعد لکھا ہے۔

الصلوۃ خیر من النوم کو تقیہ پر محمول کیا ہے (من لا یحضرہ الفقیہ) کلینی میں کوئی تفصیل نہیں

بہرحال اگر امام حسین یا علے بن حسین علیہما السلام اور عبداللہ بن عمر سے حی علے خیر العمل ثابت ہے۔ تو آپ اس روائت کا ہمیں پتہ دیں۔ اگر اسناد و نہ ملے

یا اسناد صحیح نہ ہو۔ تو کیون کر عمل کیا جاوے۔

ہم نے کتب اربعہ شیعہ کافی۔ استبصار۔ تہذیب

من لا یحضرہ الفقیہ میں دیکھا ہے ہمین کوئی روایت

مرفوع متصل صحیح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

نہین ملی۔ جب تک ایسی روایت نہ ملے۔ حی علی خیر العمل

کے جواز کا فتویٰ کیون کرین۔ کتب اربعہ مین ایسی

روایات موجود ہین۔

ان علیا ولی اللہ ان علیا امیر المومنین حقا

اور ان محمد و آلہ صلوٰۃ اللہ خیر البریہ بھی

مفوضہ نے اذان مین بڑھا دیا ہے۔ اور وہ لوگ ملعون

ہین۔ لانھم زادوا ونقصوا فی الاذان

پس ایسے خطرات مین کیون پڑین۔ عبداللہ بن عمر

اور علی بن الحسین رضوان اللہ علیہما بے ریب ثقہ مین

مگر ان سے کس نے روایت کیا۔ اور انہون نے

حضرت نبی کریم سے کس طرح روایت کیا۔ کیونکہ یہ خود

تو شارع نہین ہین۔

ایک تعجب انگیز امر شیعہ مین ہے کہ پوری

روایت پر اول تو توجہ نہین کرتے۔ اور ان کے

یہان روایت کا عجیب حال ہے۔

جبکہ گروہ عظیم تو ظالمون۔ غاصبون۔ کافرون

مرتدون اور منافقون کا ہے۔ ان کی روایت کیون

معتبر ہونے لگی۔ اور دوسرا گروہ ایسا ہے کہ اگر

ان کی روایت موافق مل گئی بہتر۔ ورنہ کہدیا یہ تقیہ

کے باعث فرمایا ہے۔ غور کرو اب روایت سے

کیا فائدہ ہوا۔ قرآن کریم خود امام غائب کے پاس ہے

اب دوسرے مسالہ پر عرض ہے۔ قیام رمضان کا چونکہ

تاکیدی حکم ہے اور تہجد ہمیشہ پڑھی جاتی ہے اسلئے

بعض صحابہ کرام کا اجتہاد ہوا۔ کہ اکیس رکعت تراویح

ہو اور بعض کا اجتہاد بیس کا۔ ہم لوگ گیارہ ہی پڑھتے ہین

خلاصہ کیوقت دو رکعت نماز پڑھنا ہم لوگون مین مروج ہے

اور اس کو مسنون یقین کرتے ہین۔ نورالدین

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق۔ مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

شیخصاحب اتمام البرہان کے صفحہ ۹ مین تحریر فرماتے

ہین۔ کہ جنکو اللہ تعالیٰ نے پسند کیا کہ سلسلہ اسلام وہی

ان سے مستحکم ہو جاوے۔ ان کی خبر قرآن مین صاف دیکھو

قولہ تعالیٰ۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم و

عملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف

الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ

لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی

لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذلک فاولئک

ہم الفاسقون۔ یعنے وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے

بعضے اون لوگون سے جو تم مین سے ایمان لائے

اور اچھے اچھے عمل کئے۔ اس بات کا کہ اون کو زمین کا

خلیفہ اور بادشاہ بناوے گا۔ جیسا ان سے پہلون کو

اور ان کے لئے اس دین کو جو اون کے لئے چھانٹ

رکھا ہے۔ اور پسند کر رکھا ہے۔ خوب جما دیگا اور

ان کو بعد اس کے کہ اندیشہ و خوف رہا کرتا تھا۔ امن

دیگا۔ کہ وہ پھر میری عبادت ہی کیا کرین گے اور کسی کو

ذرہ برابر عبادت مین میرا شریک نہ کرین گے۔ اور جو

لوگ بعد اس نعمت کے کفران نعمت نہ کرین یعنی صحابہ

سے کیونکہ الذین کے بعد منکم بھی بڑھایا ہے۔ جس کا

حاصل یہ ہوا کہ یہ اونہین سے وعدہ ہے۔ کہ تمہارے

زمانہ کے پچھلے مومنین کو اس لفظ کے ذکر کرنے

سے اس وعدہ سے علیحدہ کر دیا ہے۔ پس جب

اللہ تعالیٰ نے جو دین چھانٹ رکھا تھا اور پسند کر رکھا

تھا۔ اس کو اوس پر خوب جما دیا۔ جو آجتک برابر چلا جاتا

ہے۔ اب کوئی شخص نبی یا مثل نبی بن کر خلاف اون

کے ایک جدی راہ نکالے۔ تو تم ہی کہو کہ وہ مردود ہے

یا نہین کیونکہ وہ اس آیۃ کا منکر ہے گویا اس کے نزدیک

ابھی تک وہ دین ہی نہین جمایا گیا۔ یہ کسی عاقل کی سمجھ

مین آسکتا ہے ہرگز نہین۔"

اس تحریر پر شیخصاحب کو بڑا ناز ہے اور یہ ناز

اون کا بجائے خود ہے کیونکہ اونہون نے جو یہ قاعدہ

ایجاد فرمایا ہے۔ کہ اس آیۃ مین چونکہ الذین کے بعد منکم

موجود ہے اسلئے اس آیۃ کے مخاطب صرف صحابہ

ہین۔ اور کوئی مومن وعدہ مندرجہ آیۃ الاستخلاف کا

مخاطب نہین ہو سکتا۔ یہ ایسا قاعدہ ہے کہ کسی نحوی

کو نہ سوجھا ہوگا۔ توبہ توبہ۔ کہ خدا کو بھی نہین سوجھا کیونکہ اس قاعدہ

کے استعمال سے کلام اللہ شریف کا بہت بڑا حصہ بیکار

ہوا جاتا ہے۔ پس اگر یہ قاعدہ خدا کو معلوم ہوتا۔ تو اسکی

خلاف ورزی سے اپنے کلام کے بڑے حصہ کو

بیکار نہ بنا لیتا۔ چنانچہ ہم نمونہ کے طور پر چند آیات ذیل

مین نقل کرتے ہین۔

(۱) یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما

کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ ایاماً

معدودات۔ فمن کان منکم مریضاً او علی سفر

فعدۃ من ایام اخر۔ الایہ۔ سورہ بقر

(۲) والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً

یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشراً۔ فاذا

بلغن اجلہن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی

انفسہن بالمعروف واللہ بما تعملون خبیر۔

الایہ سورہ بقر۔

(۳) والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً

وصیۃ لازواجہم متاعاً الی الحول غیر اخراج

الایہ۔ سورہ بقر

(۴) یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا

تموتن الا وانتم مسلمون۔ واعتصموا بحبل اللہ

جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم

اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً

وکنتم علی شفا حفرۃ من النار۔ فانقذکم منہا

کذلک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تہتدون۔

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون

بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون

سورہ آل عمران

(۵) ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح

مثلہ۔ وتلک الایام نداولہا بین الناس۔

ولیعلم اللہ الذین آمنوا ویتخذ منکم شہداء

واللہ لا یحب الظلمین ولیمحص اللہ الذین آمنوا

ویمحق الکفرین۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ

ولما یعلم اللہ الذین جاہدوا منکم و

یعلم الصبرین۔ آل عمران

(۶) یا ایہا الذین آمنوا۔ لا تاکلوا اموالکم

بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم

سورہ النساء۔

(۲) یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات ۔ سورہ مجادلہ

اب چونکہ (نعوذ باللہ منہا) خدا تعالیٰ کو یہ قاعدہ معلوم نہ تھا جو شیعہ صاحبوں نے تحریر فرمایا ۔ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں سے معلوم ہو سکتا تھا ۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کو صرف صحابہ کے ساتھ مخصوص نہ فرمایا ۔ بلکہ صحابہ کے بعد بھی خلافت کے سلسلے کے جاری رہنے کی مختلف پیرایوں میں صراحت فرمادی ۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ۔

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا ۔ رواہ ابو داؤد ھکذا فی المشکوۃ فی الکتاب العلم ورواہ الحاکم فی المستدرک ۔

کہ تحقیق اللہ بھیجتا ہے اس اُمت کے انتفاع کے لئے ہر ایک صدی کے سر پر ایسے شخص کو کہ تازہ کر دیتا ہے اس کے لئے اس کے دین اسلام کو ۔ روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے اسی طرح ہے مشکوۃ شریف میں ۔ بیچ کتاب العلم کے اور روایت کیا اس کو حاکم نے مستدرک میں ۔

مگر غالباً اس وجہ سے کہ کوئی غبی آدمی ان مجددین اُمت کو خلافت راشدہ سے خارج سمجھے اور خلافت راشدہ کو صرف صحابہ میں محدود سمجھ لے اسلئے آپ نے اپنی صدی کو چھوڑ کر آئندہ بارہ صدیوں کے بارہ مجددین کی جلالت شان ظاہر کرنے کیلئے فرمایا ۔ کہ میری اُمت میں بارہ خلیفے قریشی پیدا ہوں گے ۔ چنانچہ بخاری اور مسلم نے باتفاق جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال الاسلام عزیزاً ۔ الی اثنی عشر خلیفۃ کلھم من قریش متفق علیہ ۔ کو کہتے ہوئے سنا ہے ۔ کہ اسلام بارہ خلفاء تک جو قریش سے ہوں گے غالب رہیگا ۔

اور چونکہ بارہ صدیوں کے بعد قریش سے روحانی حکومت سلب ہو کر ایک نیا روحانی دور شروع ہونے والا تھا ۔ اسلئے فرمایا ۔ یسلب الملک من قریش ۔ یعنی تیرہویں صدی میں قریش کی ۔ ۔ ۔ حکومت ختم ہو جائے گی ۔

جب تیرہ صدیوں کے خلفاء کا اس طرح ذکر ہو چکا تو اس خیال سے کہ کوئی نادان خلافت راشدہ کو مذکورہ بالا خلفاء میں محدود نہ سمجھ کر چودھویں صدی کے عظیم الشان مسیح دوران چودھویں زمان مجدد یعنی خاتم الخلفاء سلسلہ محمدیہ مثیل خاتم الخلفاء سلسلہ موسویہ مصداق کامل کما استخلف الذین من قبلھم کے علو مرتبت سے انکار نہ کر بیٹھے اسلئے اس مجدد اعظم محدث اکمل کا خصوصیت کے ساتھ جداگانہ ذکر فرمایا ۔

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ وفی روایۃ قال یکون فی آخر اُمتی خلیفۃ یحثی المال حثیاً ولا یعدہ عدا رواہ مسلم

حضرت جابر سے روایت ہے ۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ ہوویگا آخر زمانہ میں خلیفہ کہ تقسیم کریگا مال کو اور شمار نہ کرے گا یعنی حساب کتاب نہ رکھے گا اور دوسری روایت میں ہے ۔ ہوگا میری اُمت کے اخیر میں ایک خلیفہ جو مال کو مٹھی بھر بھر کر دیگا اور شمار نہ کریگا اس کو حساب کتاب کرکے روایت کیا اسکو مسلم نے ۔

مولانا اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب منصب امامت صفحہ ۱۶ میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے جو حدیث مندرجہ بالا کی گویا مفسر ہے اسلئے ذیل میں نقل کیجاتی ہے ۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علیٰ منھاج النبوۃ ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم یکون ملکاً عاضاً فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون ملکاً جبریۃ فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ ثم سکت کذا فی المشکوۃ

اس حدیث کا ترجمہ نواب صدیق حسن خانصاحب نے حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۲۷۶ ، ۲۷۷ میں اس طرح لکھا ہے

در رہیگی نبوت درمیان تمہارے جب تک خدا چاہے پھر اُٹھا لیگا اوس کو اللہ تعالیٰ پھر ہوگی خلافت نبوۃ کی راہ پر جبتک خدا چاہے پھر اس کو بھی اوٹھا لیگا پھر ہوگا ملک کاٹنے والا ۔ جب تک خدا چاہے پھر اس کو بھی اُٹھا لیگا پھر ہوگی جبر کی حکومت ۔ جب تک خدا چاہے پھر اوس کو اوٹھا لیگا پھر ہوگی خلافت منہاج نبوت پر پھر خاموش ہو گئے ۔

باوجود ان تصریحات کے پھر اس خوف سے کہ ان تمام خلفاء بالخصوص خلیفہ قریب آخر الزمان مسیح دوران کے اولوالامر واجب الاطاعت و ہادی و مہدی ہونے سے انکار کرکے کوئی زاہد خشک یا سطحی ملا کافر نعمت بنکر فاولئک ھم الفاسقون کا مصداق نہ ہو جائے تاکیداً فرمایا کہ

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین

یعنی اے مومنو! تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین مہدیین کی سُنت کی پیروی لازم ہے ۔

پھر اس خیال سے کہ شاید مسیح موعود کو بھی کوئی شخص مطابق حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین ۔ مہدی مانے اور یہ بھی عقیدہ رکھے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں امام مہدی علیحدہ ہوں گے کہ جنکی ماتحتی میں مسیح موعود کام کرینگے اسلئے کئی پہلو اس عقدہ کو بھی حل فرما دیا ۔

اوّلاً ۔ فرمایا ۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم (بخاری) اور کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم فامکم منکم (مسلم)

یعنے اے مسلمانو! اخیر زمانہ میں جو ابن مریم ہونیوالا ہے وہ تمہارا ایک امام تمہیں میں سے ہوگا ۔ بنی اسرائیل میں سے نہیں اور اخیر زمانہ میں وہی امام ہوگا ۔ کوئی اور نہیں ۔

ثانیاً فرمایا ۔ لن تھلک اُمۃ انا فی اولھا وعیسیٰ ابن مریم فی آخرھا والمھدی فی اوسطھا رواہ ابو نعیم فی اخبار المھدی عن ابن عباس والحاکم فی تاریخہ وابن عساکر عن ابن عباس ۔

ترجمہ ۔ ابو نعیم اخبار مہدی میں اور حاکم اپنی تاریخ میں اور ابن عساکر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ یہ اُمت ہرگز ہلاک نہ ہوگی جسکی ابتدا میں میں خود ہوں اور آخر زمانہ میں عیسےٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہے ۔ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۸۷ ۔

واضح ہو کہ فقرہ والمھدی فی اوسطھا کے لفظ المھدی کی وحدت از قسم وحدت صنفی ہے ۔ اس وجہ سے لفظ المھدی میں بارہ صدیوں کے تمام مہدی قریشی داخل ہیں ۔ خواہ وہ بنی فاطمہ ہوں یا غیر بنی فاطمہ ۔

ثالثاً ۔ فرمایا ۔ لا المھدی الا عیسیٰ بن مریم ۔ رواہ

ابن ماجہ والحاکم ۔ حاشیہ ابن ماجہ مین اس حدیث کے یہ معنے لکھے ہین کہ ایسا مہدی کامل جسکو پورا حق مہدویت حاصل ہو وہ سوائے عیسٰے ابن مریم موعود کے اور کوئی نہین ہے ۔ مگر مین کہتا ہون کہ معنی مندرجہ حاشیہ ابن ماجہ کو مسلم رکھکر اس حدیث کے یہ معنی بھی ہین ۔ کہ عیسٰی بن مریم امام موعود کے زمانہ مین کوئی اور امام مہدی علیحدہ نہین ہون گے اور مکذبین مسیح موعود کا منہ بند کرنے کے لئے اس حدیث مین لفظ مہدی سے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے ۔ کہ عیسٰی بن مریم موعود کے زمانہ مین ان کے سوائے کوئی اور شخص مہدی نہ ہوگا ۔ کیونکہ لوگ اوس وقت یا تو مسیح موعود کے مصدق ہون گے یا مکذب مصدق تو مسیح موعود کے وجود مین داخل ہوکر مہدی ہوئے ۔ مکذب مہدی ہو نہین سکتے ۔

اسلئے یہ بات صاف ظاہر ہوگئی ۔ کہ عیسٰی بن مریم موعود کے سوائے زمانہ موعود مین کوئی اور مہدی نہ ہوگا ۔ اور مسیح موعود کو بہ نسبت اور مہدیون کے مہدویت کا درجہ علے وجہ الکمال حاصل ہوگا جیسا کہ حاشیہ ابن ماجہ سے معلوم ہوا ۔ کیونکہ جودھوین صدی کا مجدد عیسویت و مہدویت دونون شانون کا جامع اور دراصل بروز محمدی ہے ۔

پھر اون لوگون کی تنبیہ کے لئے جو محض استخوان فروشی و ظاہر پرستی کو لب شریعت سمجھکر قرآن کریم و احادیث نبی رؤف درحیم کو معارف و لطائف خفیہ و دقائق وحقائق نامتناہیہ سے محروم قرار دیکر امام الزمان کی ضرورت سے انکار کر بیٹھین اور شیخصاحب کیطرح اسکی آمد کو لغو اور فضول سمجھین فرمایا ۔ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ ۔ جس نے اپنے وقت کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت یعنی کفر کی موت سے مرا ۔

دلائل مندرجہ بالا پر غور کرنیکے بعد ناظرین پر بخوبی ظاہر ہو جائیگا ۔ کہ میر شخصاحب نے ایک قاعدہ جدیدہ وخود تراشیدہ کی بنا پر جو یہ خیال ظاہر فرمایا تہا کہ آیت الاستخلاف کے مخاطب صرف صحابہ ہوسکتے ہین ۔ اور کوئی نہین ۔ یہ خیال ان کا نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کے مخالف ہے ۔ لیکن شیخصاحب کی تسلی مین ابہی کچھہ کسر رہ گئی ہو ۔ اسلئے ہم ایک دوسرے پہلو سے ان کی مزید تسلی و تشفی کیلئے دلائل مذکرہ بالا پر کچھہ اور اضافہ کرنا چاہتے ہین ۔

خداوند جلشانہ اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے یریدون لیطفئوا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون ۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون پارہ ۲۸ سورہ الصف

ترجمہ ۔ چاہتے ہین ۔ کہ بجہادین اللہ کی روشنی اپنے منہ سے اور اللہ پوری کرنیوالا ہے اپنی روشنی اگرچہ برا مانتے رہین کافر ۔ اللہ وہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے ۔ تاکہ اس کو تمام دینون پر غالب کرے خواہ یہ بات مشرکون کو کیسی ہی بری کیون نہ معلوم ہو ۔

اس آیۃ کے متعلق مولانا اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ اپنی کتاب منصب امامت مین تحریر فرماتے ہین ۔

" ازان جملہ ایفائے بعض مواعید است کہ حق جل وعلا رسول خدا خود را بآن موعود فرمودہ بعضے ازان را بدست پیغمبر برتبہ ایفا رسانیدہ وبعضے دیگر را از دست نائبان او تمام گردانیدہ ۔ کما قال اللہ تعالی ۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی الایہ ۔ وظاہر است کہ ابتدائے ظہور دین در زمان پیغمبر علیہ السلام بوقوع آمدہ و اتمام آن از دست حضرت مہدی واقع خواہد گردید "

ترجمہ ۔ اور ازان جملہ بعض وعدون کا پورا کرنا ہے جو اللہ تعالے نے اپنے پاک رسول سے فرمائے ہین بعض کو ان مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ پر پورا کیا اور بعض کو آپ کے نائبون کے ہاتہہ سے پورا کیا جیسا کہ فرمایا ۔ اللہ تعالی نے آیۃ ھو الذی ارسل رسولہ الایہ مین اور ظاہر ہے ۔ کہ ابتدا ظہور دین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہوا اور اتمام اس کا حضرت مہدی کے ہاتہہ سے ہوگا ۔

اس آیۃ کی تفسیر مین تفسیر کبیر و تفسیر حسینی وغیرہ مین بہی وہی لکھا ہے ۔ جو مولانا اسمٰعیل صاحب نے لکھا ہے بلکہ مفسرین نے اس آیۃ کی تفسیر ایک حدیث سے بہی کی ہے ۔ جو ابوداؤد مین حضرت ابوہریرہ سے بہ این الفاظ مروی ہے ۔ ویھلک اللّٰہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام ویھلک المسیح الدجال ثم یمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون ۔ ترجمہ ۔ اور ہلاک کریگا اللہ تعالے اس کے زمانہ مین تمام ملتون کو سوا اسلام کے اور ہلاک کریگا مسیح دجال کو ۔ پھر ٹہریگا ۔ مسیح بن مریم زمین مین چالیس برس تک ۔ پھر وفات پائیگا اور نماز جنازہ پڑہین گے اسپر مسلمان ۔

پس آیت وحدیث و تحقیق علمائے اسلام سے ثابت ہوا کہ دین اسلام کا غلبہ ادیان باطلہ پر بعد اسلام سے شروع ہوکر حضرت مہدی آخر الزمان مسیح دوران کے زمانہ مین کمال کو پہنچ جائیگا مگر میر شیخصاحب کی تحریر محولہ بالا و نیز تحریرات مندرجہ صفحہ ۱۵ ۔ ۲۹ اتمام البرہان کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھہ ہونا تہا وہ صحابہ کے زمانہ مین ہوچکا آئندہ کچہہ ہونا نہین ۔ اس لئے شیخصاحب کی تحریر آیت وحدیث و تحقیق علمائے اسلام کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل تسلیم نہین بلکہ ضرور غیر مقبول و مردود ہے ۔

اصل بات یہ ہے ۔ کہ شیخصاحب کو تکمیل ہدایت و تکمیل اشاعت کا فرق معلوم نہین اسلئے وہ دہوکا دیتے یا دہوکا کہاتے ہین اس مین کچہہ شک نہین کہ تکمیل ہدایت اسی وقت ہوچکی جب آیۃ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی نازل ہوئی ۔ مگر اس کامل دین کی اشاعت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ کیلئے مقدر تھی ۔ چنانچہ وہ اب بفضلہ تعالے وقوع مین آرہی ہے ۔ فللہ الحمد

شیخصاحب کے قاعدہ جدیدہ کا ابطال ہم دو طرح پر تو دکہلا چکے ۔ اب تیسری طرح پر دکھلا کر اس بحث کو ختم کرتے ہین اللہ تعالے اپنے پاک کلام کی سورہ الجمعہ مین فرماتا ہے ۔

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین ۔ واخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم ۔ ذلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم ۔ ترجمہ ۔ وہی ہے جس نے اٹھایا ان پڑہون مین ایک رسول انہین مین کا پڑہتا ان پاس اوس کی آیتین اور ان کو سنوارتا اور سکھاتا کتاب اور عقلمندی اور اس سے پہلے پڑے تھے صریح بھلاوے مین اور ایک اورون کے واسطے اونہین مین سے جو ابھی نہین ملے ان مین اور وہی ہے زبردست حکمت والا یہ بڑائی اللہ کی ہے دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ۔

پس یہ آیت صاف بتلا رہی ہے ۔ کہ وقت نزول آیۃ مذکورہ جو صحابہ موجود تھے ان کے علاوہ آخر اور لوگ بھی ایسے پیدا ہون گے ۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پاکر اصحاب رسول صلعم مین ملحق ہوجائین گے اور یہ بات خدا تعالے سے بعید نہین ۔ کیونکہ وہ عزت والا ہے جسکو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور وہ حکیم ہے اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین ۔

بخاری نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے ۔ کہ

کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورہ جمعہ اور آیۃ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم اتری۔ تو میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ تین چار بار عرض کیا گیا۔ اس وقت ہم میں سلمان فارسی موجود تھے۔ رسول نے ان کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھکر کہا کہ اگر ایمان ثریا تک بھی چلا گیا ہوگا تو ان میں سے بعض شخص یا ایک شخص اتار کر لائیگا۔ دیکھو بخاری مطبوعہ احمدی پریس صفحہ ۲۱

ایہا الناظرین! شیخصاحب کا تو یہ عقیدہ ہے۔ کہ آیۃ الاستخلاف میں خلافت کا وعدہ صرف صحابہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر خدا اور رسول کے کلام سے ثابت ہوا۔ کہ اخیر زمانہ میں بھی صحابہ موجود ہوں گے۔ پس شیخصاحب کے قاعدہ کے مطابق ہی اخیر زمانہ میں خلافت موعود ثابت و متحقق ہوگئی اور کوئی اشکال باقی نہ رہا۔ اب شیخصاحب کو چاہیئے۔ کہ وہ خدا اور رسول کی مخالفت سے توبہ کرکے اپنی ضد سے باز آجاویں۔ ورنہ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم العاصون کو منصب الصبرین فرمائیں۔

(باقی آئیندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

پیارے خواتین

گذشتہ اشاعت سے آگے

جب ہمارے یہ پیر ان کو یہ عیش نصیب ہیں تو وہ کیا پرواہ کریں مسلمانوں کی ڈوبتی ناؤ سنبھالیں یا اندیشہ کریں۔ آہ غریب آفت کے ستائے مسلمانو! صبر کرو۔ خدا کے قہر کی تجلی ان بدنام کنندہ ہستیوں کو عنقریب فنا کرنے والی ہے اور ان کے سبب رحمت کا خاص ظہور ہونیوالا ہے۔

خدائے برحق کو حاضر ناظر سمجھ کر اور حضور سرورکائنات کی روح کو صاحب اوراک مان کر محض سچے دل سے یہ نامہ لکھا گیا ہے۔ اگر ناحق کے حامی حق کا مقابلہ کریں گے۔ تو سوائے خدا کے ان کو کوئی جواب نہ دیگا۔ اس لئے بجائے اس دوسری کے مناسب یہ ہے۔ کہ یہ مشائخ اپنے حالات کی اصلاح کریں۔ اور دیکھیں کہ ان بزرگوں نے جو دولت سینکڑوں برس کی محنت سے اسلام کے خزانہ میں جمع کی تھی اب غیر اس کو لوٹ رہے ہیں سہ

فریاد اے کشتی امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

انصاف پسند نامہ نگار نے ان لوگوں کی اصل حالت کا فوٹو کھینچا ہے۔ جو کہ اپنے تئیں مزکی۔ مصلح۔ رہبر اور پیشرو کہلانے کے مستحق سمجھتے ہیں۔ بتلاؤ جب پیروں کی یہ حالت ہوئی۔ تو مریدوں کا اللہ بیلی۔ کیا وہ وقت نہیں آگیا کہ مسیح موعود دنیا کو تحت ضلالت سے نکالکر انسانوں کو باخدا انسان بنا دے۔ تو پھر جب دنیا نے اُسے قبول نہ کیا تو پھر اس کی تائید میں طرح طرح کے عذابوں نے آگھیرا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی کیوقت آتے رہے ہیں مثلاً حضرت نوح کی قوم پر طوفان۔ حضرت ہود کی قوم پر قحط اور جھکڑ۔ حضرت لوط کی قوم پر ژالہ باری۔ حضرت شعیب کی قوم پر شدید زلزلہ۔ اسی طرح اس برگزیدہ خدا کی انکار کی بدولت پے درپے عذاب آرہے ہیں اور آتے رہیں گے۔ خطوں کے ذریعہ معلوم ہوا کہ ترکستان کے علاقہ سمرقند اور بخارا میں اگلے دن ایک شدید زلزلہ آیا۔ جس سے قریب سات ہزار کے آدمی مر گئے اکثر مکانات گر گئے۔ لوگوں کے اوسان خطا ہو رہے ہیں۔ کیا اب بھی علم ہیئت کے ماہر کہہ سکیں گے۔ کہ خدائی قانون کو ہم نے بدل دیا۔ اور زلزلے آنے ہی موقوف ہوگئے۔

اے متعصب قوم! اب بھی آنکھوں سے جہالت کی پٹی کھولدے اور دیکھ کہ اس فرستادہ خدا کے الہامات کس سرعت سے پورے ہو رہے ہیں اور وہ گمنام آدمی جسکو کئی دفعہ قتل کی دہمکیاں دیگئیں اور خون کے مقدمے بنائے گئے۔ اس وقت اس کا بجز خدا کوئی حامی نہ تہا نہ مددگار نہ پاس مال نہ دولت صرف محبوب ازلی کا آسرا تہا جس نے قرآن کریم کی یہ آیت القا کی۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستہم البأساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین امنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب ”یعنے کیا گمان کیا تم نے کہ تم داخل ہو بہشت میں اور ابھی نہیں تمکو حالت ان لوگوں کی جو گذرے پہلے تم سے پہونچی ان کو فقیری اور بیماری اور ہلائے گئے یہاں تک کہ بول اٹھے پیغمبر اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے کب ہوگی مدد اللہ تعالےٰ کی خبردار ہو تحقیق مدد اللہ تعالیٰ کی قریب ہے“ پھر جب خدا کی مدد آن پہونچی۔ تو تمام دنیا میں اس کی مہدویت اور مسیحیت کا ڈنکا بجگیا یورپ امریکہ تک خبریں پہونچ گئیں۔ دکھ دینے والے خود بخود سرنگوں اور ہلاک ہوئے جنہوں نے نہ صرف مشن کو بند کرنے کے واسطے جان توڑ کوششیں کیں بلکہ ان کی تخریب اور استیصال میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا تن من دھن سب کچھ اس کار خیر میں لگا دیا۔

یہ سنت اللہ چلی آتی ہے۔ کہ جب کوئی خلیفہ مامور ہوا تو شیطانی لشکر بھی اس کے ساتھ ہی اُٹھ کھڑا ہوا جہاں تک ہو سکا۔ اس خلیفہ برحق کی مخالفت اور معاندت میں سعی کی۔ مگر وہ اللہ تعالےٰ کے نور ہوتے ہیں کوئی ان کو بجھا نہیں سکتا۔ چونکہ خدا کی قوت سے معمور ہوتے ہیں کسی کے ہٹانے سے ہٹ نہیں سکتے بلکہ دن بدن برابر چمکتے چلے جاتے ہیں اور آخر کار اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت سے اعلیٰ درجہ کی عزت اور رفعت کے تخت پر جلوہ افروز ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ خاصان خدا کو ابتلا پیش آتے رہے ہمیشہ ان کی قوم ہی نے ان کی مخالفت کی اور ان کی مخالفت میں یہ سر ہوتا ہے کہ اہل بصیرت کو معلوم ہو جائے۔ کہ وہ کسی زمینی بھروسے سے کامیاب نہیں ہوئے بلکہ صرف الٰہی تائید اور آسمانی ہتھیاروں سے۔

زمین والوں نے بہتیری ان کی ہلاکت اور استیصال میں سعی کی۔ بہتیرا زور لگایا۔ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ تو پھر اس صادق نے بھی پہلے صادقوں کی مانند کہدیا۔ کہ کیدونی جمیعا ثم لا تنظرون۔ تم سب کے سب مل کر ہماری مخالفت کرو۔ پھر ایک دم بہی ہمیں مہلت نہ لینے دو لیکن چونکہ مرسلوں کے ساتھ امداد ربانی ہوتی ہے۔ اور ملائکہ آسمانی اور قوائے طبعی ان کی تائید میں ہوتے ہیں۔ اسلئے آخر کار ان کو اللہ تعالےٰ کامیاب کرتا ہے۔ خدا کی رضامندی کا تاج پہن کر عزت اور رفعت کے تخت پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور دشمن حسد کی آگ میں جل بہن کر گمنام ہو جاتے ہیں۔

اے اندھے مخالفو! تم نے کہاں تک مخالفت کی لیکھرام کے غیبی قتل کو سازش قرار دیا اور قاتل کو ڈھونڈنے کے واسطے بہترین ٹکریں ماریں اب بتلاؤ ڈوئی کی موت امریکہ میں پادری آتہم کی موت۔ چراغ الدین اور سعد اللہ کے خاتمے نے یہ ظاہر نہیں کر دیا۔ کہ فرستادہ خدا کے پاس دعا کا ایک ایسا حربہ ہے۔ کہ جو ہزاروں تیغوں سے تیز اور بران ہے اور واصل جہنم کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔

دشمنوں کیواسطے یہ ایک بڑا بھاری بھرکم پتھر ہے۔ کہ جو اس کے ساتھ ٹکراتا ہے۔ کر وہ چکنا چور ہو جاتا ہے دوستوں کے واسطے ایسا اکسیر ہے کہ جو اس کے ساتھ چھوتا ہے سونا ہو جاتا ہے۔ افسوس اے دشمنو! تم نے چشم بصیرت سے نہ دیکھا اور ہمیشہ نکتہ چینی اور عیب جوئی پر ہی نظر رکھی جس کا انجام یہ ہوا۔ کہ جو بات تمہاری ... سے تم نے ... تمہیں تو ... جس کا انجام یہ ہوا کہ تم ضرور اپنی ذات کے ہاتھ لگو گے۔ کہ آگے تو مرزا صاحب آدمیوں سے سازش کرتا تھا مگر اب اس نے خدا سے بھی سازش کر دی ہے جو کہ اس کے الہام اور پیشگوئیاں پوری کر دیتا ہے اور جس سے ہمیں ہمیشہ شرمندہ اور رسوا ہونا پڑتا ہے۔

اے مخالفو آؤ اور دیکھو کہ اسی بےکس اور بےبس مرزا صاحب کے ساتھ قریباً چار لاکھ ایسا جان نثار ہے جو کہ اپنی عزیز سے عزیز چیز کو اس پر قربان کرنے کو حاضر اور طیار ہے۔ اور وہ وقت بھی انشاء اللہ قریب آنے والا ہے کہ جب اس کے دامن سے بادشاہ برکت ڈھونڈینگے مبارک ہیں وہ آدمی جو اس بدر کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں۔ اور خوش نصیب ہیں وہ روحیں جو اس کی سایہ عاطفت میں پرورش پا رہی ہیں۔ بدنصیب ہے وہ شخص جو اس قیمتی وقت کو رائگان کھو رہے ہیں۔ وہ اس وقت کو یاد کر کے ضرور پچھتائیں گے اور سر پیٹیں گے۔

کھیت دن کو ٹے لو پانی اب بہ رہی ہے گنگا
کچھ کر لو نوجوانو اٹھتی جوانیاں ہیں

اے قوم! اے غافل قوم! اب اٹھ بیٹھ اور سوچ کی نیند سے آنکھیں کھول اور دیکھ کہ اس خدائی آفتاب کی کرنیں دنیا کے ہر ایک گوشہ میں پہونچ چکی ہیں اور غفلت کے متوالے اٹھ رہے ہیں۔ خدا کا برگزیدہ مذہب از سر نو زندہ کیا گیا۔ تمام جھوٹے مذہب شمشیر قلم سے کاٹ ڈالے۔ یہ وہی خدا کا پہلوان چودھویں (صدی) کا چاند ہے جس کا انتظار کرتے کرتے ایک دنیا کی آنکھیں پتھرا گئیں۔ آؤ اس کو نبوت کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھ لو۔ ورنہ ضرور پشیمان ہو گے۔ مثل مشہور ہے کہ

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

اخیر میں دعا ہے۔ کہ اے خداوند ارحم وسماسب کو اس امام برحق کی شناخت عطا فرما اور راہ مستقیم پر چلا والسلام۔

اہلیہ ملک کرم الٰہی بھیرہ ضلع شاہ پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

مامورین اللہ کی شناخت کے معیار

سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار بدر مطبوعہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء

---

(۲) تائید ایزدی اور نصرت الٰہیہ ہر وقت اور ہر حال میں اس کے شامل حال ہوتی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا لننصر رسلنا۔ اور اہل بصیرت کیلئے اس کی شناخت کا یہ ایک بڑا معیار ہوتا ہے مگر ان لوگوں کے لئے جو دل کے اندھے ہوتے ہیں۔ یہ گویا کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ و اضل سبیلا۔ جو اس جہان میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا بلکہ اس سے بھی بدتر یعنے جو شخص حق کے پانے سے اس جہان میں محروم رہا۔ اور جہالت اور دل کے اندھاپن کر ہی اس جہان سے گذر گیا وہ عاقبت میں بھی محروم ہی رہیگا۔ بلکہ پہلے سے بھی بدتر حالت میں ہوگا یعنی آخرت میں اس کے لئے سوائے حسرت اور عذاب جہنم کے اور کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے جناب رسالتمآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہیں کریگا وہ جہالت کی موت مریگا یعنے وہ حق اور صداقت کے پانے سے محروم رہا اور اسی آیت من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ کا مصداق بنکر دنیا سے بحالت نامرادی چلا گیا۔ اب یہ نہایت درجہ ڈرنے اور غور کا مقام تھا مگر بہت سے لوگوں نے جنکو اپنے علوم پر بڑا ناز اور گھمنڈ اور اپنی نادانی وجاہت پر بڑا فخر تھا۔ ان وعید کے امور کیطرف کچھ بھی توجہ نہ کی۔ اور بوجہ اپنی خود بینی۔ تکبر۔ حب دنیا اور فخر خاندانی ایسی اہم اور ضروری صداقت کے پانے سے بکلی محروم رہے اور جو لوگ سیدھے سادے پاک باطن نیک طینت اور خود بینی اور تکبر سے خالی تھے وہ اس صداقت حقہ کو پا کر فائز المرام ہو گئے اور سابقوں میں داخل ہو گئے۔ گویا خود خدا تعالیٰ نے ان کو صاف باطن اور عجز و نیاز سے پر دیکھ کر ان کی دستگیری کی اور اپنے کنار عاطفت میں لیکر ان کو زندگی کے آب حیات تک

جو وجود امام پاک تک پہونچا دیا۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ انکار اور تکبر دو ایسے امراض ہیں۔ کہ وہ بالضرور انسان کی روحانی موت کا باعث ہو جاتے ہیں۔ شیطان بھی انہی دو باتوں کی وجہ سے راندہ درگاہ الٰہی ہوا۔ اور جو شخص ان دو شیطانی اوصاف سے متصف ہوگا۔ اس کا بھی وہی حال ہوگا جو اس ملعون کا ہوا۔ سو ہر ایک مومن کو ہوشیار رہنا چاہیئے کہ یہ دو شیطانی اوصاف اس میں پیدا نہ ہوں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

پھر میں اپنے اصل مضمون کیطرف رجوع کر کے کہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرستادہ کی ہر امر میں تائید کرتا ہے۔ اور ہر میدان اور ہر مقابلہ میں اپنی نصرت اس کے شامل حال کرتا ہے۔ یہ ایک قدرتی اور بدیہی بات ہے۔ کہ جو شخص کسی کا کسی غرض کے سرانجام کیلئے بھیجا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اس کی بڑی تائید اور نصرت و امداد کرتا اور نہیں چاہتا۔ کہ وہ بےعزت کیا جاوے۔ یا اس کام کے سرانجام میں ناکام رہے۔ جس کے لئے وہ بھیجا گیا ہے کیونکہ اس کی تذلیل اور ناکامی میں خود بھیجنے والے کی ذلت اور ناکامی ہوتی ہے۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین اور قادر مطلق توانا اور حی وقیوم خدا ہے۔ جسکی قہاری اور جباری کے آگے کسی کو چون و چرا کرنے یا دم مارنے کی جگہ نہیں۔ جو چاہے۔ تو ایک آن واحد میں سب کو فنا کر دے اور ایک پل میں نئی دنیا پیدا کر دے وہ کب گوارا کر سکتا ہے۔ کہ اس کا مامور جس کو اپنی مرضی فی الارض پورا کرنے کے لئے اور محض اپنی رحمانیت کے تقاضا سے اپنی مخلوق کو راہ راست پر لانے اور ان کو کفر و شرک اور ہر ایک قسم کی بدراہی اور معصیت سے بچانے کے لئے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر کے نجات دائمی حاصل کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے ذلیل کیا جاوے۔ یا اپنی رسالت کے کام کی تکمیل میں ناکام رہے۔ نہیں بلکہ ہر طرح کی عزت اور سرخروئی اس کو بخشتا ہے۔ اور ہر امر اور ہر مقابلہ اس کو فتح نمایاں ہوتی ہے گو بظاہر الٰہی باتیں گاہ بگاہ واقع ہوتی ہیں۔ جو عوام الناس کی نظر میں بسبب انہیں کی کوتاہ نظری کے اس کی ناکامی کی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر درحقیقت وہ ایسی ہوتی ہیں۔ کہ انہیں میں سے اللہ تعالیٰ اس کی ترقی اور قبولیت عامہ کی راہیں نکال دیتا ہے۔ اور پھر وہ باتیں اہل بصیرت کیلئے آیات اللہ ہوتی ہیں جن سے مامورین اللہ

کی شناخت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی ایسا شخص جو ناواقف شد ہو اور اپنے مصائب اور دل شکن امور میں مبتلا ہو تو وہ ہرگز انہیں اٹھا نہیں سکے گا۔ اور ان کے نیچے کچل کر حالت یاس میں اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیگا جیسا کہ اکثر اوقات ایسے لوگوں کی حالت میں دیکھا جاتا ہے۔ جو معرفت الٰہی میں سچے اور قوی نیت کے درجہ سے گرے ہوئے ہوتے ہیں مگر مامورین اور ان کو ہر طرح کا استقلال صبر شجاعت اور دنیا و مافیہا سے کلی استغنا وغیرہ صفات کامل بخشی جاتی ہیں اور ایک نہیں ہزاروں مصائب کے پہاڑ ان پر گریں تو وہ بعونہ تعالیٰ گھبراتے نہیں اور صحیح سلامت بامراد ان سے باہر آتے ہیں۔ سچے مدعیوں اور جھوٹے ریفارمروں میں ایک یہ امر بھی مابہ الامتیاز ہوتا ہے کہ سچے ریفارمر کسی صورت میں بھی ہمت نہیں ہارتے اور نہ مایوس ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو بناوٹی اور جھوٹے ہوتے ہیں۔ ان میں وہ کامل استقلال ہرگز نہیں ہوتا۔ وہ ذرا ذرا ناکامیوں کے آنے سے ہمت ہار دیتے ہیں اور تھک کر رہ جاتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر ہی دیکھئے۔ ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں بدطبع اور بدقسمت لوگوں نے از راہ حسد و عداوت کس قدر زور لگایا۔ مقدمات بنائے۔ حکام میں ان کے پھنسانے کے لئے ان کے برخلاف ترکیبیں کیں۔ لوگوں کو ان کے پاس آنے سے روکا۔ گالیاں دیں۔ لوگوں میں جھوٹی باتیں ان کی نسبت کیں۔ غرض طرح طرح کے حیلے اور مکر کئے۔ تاکہ وہ ذلیل اور بدنام ہوں اور ان کی ترقی بند ہو اور دنیا میں (نعوذ باللہ) وہ جھوٹے ثابت ہوں۔ غرض شیطنت نے اپنا پورا زور لگایا۔ مگر کیا وہ لوگ اپنے اپنے ارادوں میں کامیاب ہوئے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک مخالفت کے منصوبہ میں دشمنوں کو ناکام اور نامراد رکھا اور حضرت امام الوقت کی ایسی تائید کی کہ سوائے صادقوں کے کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔ خداوند تعالیٰ نے روز بروز ان کی جماعت میں ترقی دی۔ یہاں تک کہ آج لاکھوں تک آپ کے مریدین کی تعداد پہنچ گئی ہے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔ کیا کسی کاذب کو یہ خارق عادت ترقی نصیب ہو سکتی ہے۔ انگریزی میں بھی ایک مثل ہے۔

[illegible] یعنی جھوٹ کے پاؤں نہیں۔ کیا سچ ہے کہ جھوٹ سرسبز نہیں ہو سکتا۔ یعنے جھوٹے کا جھوٹ جلدی طشت از بام ہو جاتا ہے اور اس کو فروغ نہیں ہو سکتا۔ پھر دیکھئے کہ زمین اور آسمان نے حضرت امام الوقت کی تائید میں بہت سے نشانات دکھائے مثلاً ایک ہی رمضان میں بموجب پیشگوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسوف خسوف کا ہونا۔ امام الوقت کی بعثت کے وقت جس کو تقریباً پچیس سال کا عرصہ ہوا ہو گا۔ آسمان سے کثرت سے شہاب ثاقب گرنا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ ملکوت السمٰوات میں انتہا درجہ کی مسرت اور خوشی ہو رہی تھی بہرحال ان شگفتہ ستاروں میں عجیب و غریب شہابوں کا گرنا اور گولوں کا پڑنا وغیرہ۔ پھر زمینی نشانات کا جن کا ذکر قرآن و احادیث میں ہے ظہور میں آنا۔ مثلاً [illegible] ریل و موٹر کار کا زور شور سے زمین پر چلنا۔ مکہ مدینہ میں ریل کا بننا اور اس وجہ سے اونٹوں کا بیکار رہنا اور دیگر اور بہت سے نشانات ہیں سب کا بیان کرنا موجب طوالت ہو گا۔ چھوڑے جاتے ہیں۔ مگر افسوس مخالفوں نے ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ اور روحانی اندھا پن کا پورا ثبوت دیا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

خادم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
ہدایت اللہ احمدی گجرات

حالت زمانہ بالطبع ایک مصلح ربانی کو چاہتی ہے

شان ایزدی ہے کہ آجکل دنیا تقلید کی مسلمانوں میں گویا یہ ہے جو اصل اسلام ہے۔ محض ناواقفیت قرآن سے ان کی نماز روزہ و دیگر احکام شریعت صرف رسم کے رنگ میں رہ گئے ہیں اور بہت سے مسلمان تو ایسے ہیں۔ جو احکام شریعت کی فرمانبرداری ظاہری اور رسمی طور پر بھی کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور ان کی تعداد کے مقابلہ میں صرف ایک قلیل تعداد ان لوگوں کی ہے جو صرف تقلیدی طور پر نماز روزہ وغیرہ احکام بجا لانے کے عادی ہیں۔ اور ان میں سے بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو قرآن شریف ہرگز پڑھ نہیں سکتے اور معدودے چند جو قرآن شریف پڑھتے بھی ہیں وہ اس کے معانی سے بالکل بے خبر اور گویا طوطے کی طرح پڑھتے ہیں اور کبھی ان کو یہ خیال نہیں کہ اس کلام پاک کا مطلب سمجھیں۔ تاکہ معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ بعض سادہ لوح مسلمانوں کا یہ خیال ہے۔ کہ قرآن شریف کے معانی سمجھنے کی عوام الناس کو کچھ ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس سے دلوں میں شبہات اٹھتے ہیں اور عام مسلمانوں کی نماز کا یہ حال ہے۔ کہ جھٹ پٹ وضو کیا اور چند منٹوں میں ٹھونگیں مار کر نماز ادا کر لی۔ گویا یہ ایک بوجھ ہے جو سر پر سے فوراً پھینک دیا جاتا ہے اگر کہا جاوے۔ کہ آہستہ سے تعدیل ارکان کے ساتھ خشوع اور خضوع اور حضور دل سے معانی پر نظر رکھ کر نماز ادا کرو۔ تو یہ ان کے لئے سخت مشکل کا کام ہے جس سے عہدہ برآ ہونا ان کے لئے تقریباً محال ہے ان کا ایسی جلدی سے نماز ادا کرنا ظاہر کرتا ہے کہ اس میں ان کو کچھ کوئی لذت نہیں اور خشوع خضوع پیدا نہ ہونا صرف یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ احکم الحاکمین جس کے رو برو وہ کھڑے ہوتے اور رکوع اور سجدہ کرتے ہیں۔ کوئی عظمت ان کے دل میں نہیں ورنہ اگر یقین ہو کہ وہ سمیع۔ بصیر اور علیم ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کے دل پر اس کا جلال اور عظمت مستولی نہ ہو ایک مومن کے واسطے سب سے ضروری بات یہی ہے۔ کہ وہ نماز پنجگانہ خشوع خضوع اور حضور دل سے ادا کرے۔ اور ایسے ادا کرے کہ گویا وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور جب اس کی نماز ایسی ہو گی۔ تو پھر اس سے تمام بدعملیاں۔ جھوٹ بولنا۔ غیبت کرنا۔ بددیانتی اور بدنظری وغیرہ دور ہو جاویں اور کامل مومنین کی سی صفات اس میں جلوہ گر ہو جاویں گی۔ کیونکہ حقیقی نماز کا یہی خاصہ ہے۔ کہ انسان کو پاک کر دیتی ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ انّ الصّلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر اور اگر ایک شخص باوجود نماز ادا کرنے کے نیک نہیں بنتا تو اس کی نماز نماز نہیں وہ صرف ٹکریں ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نمازیوں پر افسوس کرتا ہے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں یعنے اصل مفہوم نماز سے نابلد ہیں اور حضور دل سے ادا نہیں کرتے۔ صرف زبان ہلاتے ہیں اور دل غفلت کے پردوں میں ہے جیسے کہ فرمایا۔ فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون۔ سو ہر ایک مومن کو اپنی نماز ایسی بنانی چاہئے جس سے وہ مطلب حاصل ہو جو نماز کا اصل مدعا ہے

پھر عام طور پر ان لوگوں نے جو علمائے کرام اور مشائخ عظام

کہلاتے ہین اپنے اصلی کام یعنی امر معروف اور نہی عن المنکر کو بالکل ترک کر دیا ہے وہ دنیائے دون کی محبت مین گرفتار ہو گئے ایک شخص ہزار بدعات اور خلاف شریعت رسومات کرے انکو اُسے منع کرنے سے کوئی غرض نہین انکی خوشی صرف اسی مین ہے کہ انکی آمدنی مین فرق نہ آوے بلکہ بعض علماء تو مین نے ایسے دیکھے ہین کہ دنیاوی لالچ کی خاطر جھوٹے نکاح پڑھنے سے دریغ نہین کرتے اور جھوٹی گواہیان دینے سے بھی خدا سے نہین ڈرتے۔ درس تدریس علماء کا کام تھا مگر وہ بھی ان لوگون نے ترک کر دیا۔ سو اب دینی تعلیم کی بجائے مدارس مین صرف دنیاوی تعلیم دینے پر اکتفا کیا جاتا ہے غرض مسلمانی صرف برائے نام رکھی۔ بعض مسلمان ایسے ہین کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تک صحیح پڑھنا نہین جانتے۔ اور پھر انکے خیالات معاملات وغیرہ ایسے ہین کہ مومنون کی شان سے بہت ہی بعید ہین۔ اور عام طور پر لوگ دنیاوی معاملات اور کاروبار مین ایسے منہمک اور محو ہین کہ گویا دنیا پرستی اور دنیا طلبی ہی انکا اصل مدعا ہے اور جانتے بھی نہیں کہ دین کیا ہے۔ اور زبان حال سے بتلا رہے ہین کہ آخرت پر انکا ایمان نہیں ورنہ وہ دین سے ایسے لاپرواہ اور خدا سے ایسے بیخوف کیون ہوتے۔ کچھ عرصہ کا ذکر ہے کہ مین ایک سوداگر کی دوکان پر گیا۔ اثنائے گفتگو مین مینے اُس سے پوچھا کہ آپ نماز بھی پڑھا کرتے ہین تو اُسنے کہا پڑھتا ہون۔ مگر پانچوقت نہین۔ مینے کہا کہ پانچ وقت کیون نہین پڑھتے اُسنے کہا کہ دوکان کا اس قدر کام ہوتا ہے کہ بالکل فرصت نہین ہوتی اور نہ وقت ہی ملتا ہے۔ سو یہ حال ہے عام مسلمانون کا۔ اور باوجود ایسا دنیا پرست اور دنیا کا کیڑا ہونیکے پاک لوگون پر یہ لوگ طعنہ زنی کرتے ہین اور انکی بدزبانی کی کوئی حد نہین رہتی۔ میرے ایک احمدی بھائی نے ذکر کیا کہ اسکے بھائی نے (جو ابھی احمدی نہین مگر خیالات نیک رکھتا ہے) ایک مخالف سے کہا کہ مرزا صاحب نعوذ باللہ کاذب ہے۔ اسنے جواب مین کہا کہ کاذب کس کو کہتے ہین اسنے کہا۔ جو جھوٹا ہو اور حق کو چھپاوے اسنے کہا اچھا مین تم سے چند ایک سوال کرتا ہون ان کا جواب دو۔ اول یہ بتاؤ کہ جب کوئی شخص شادی پر ناچ کرائے تو کیا تمہارے علماء اسکو اس فعل سے منع کرتے ہین اور اگر وہ باز نہ آوے تو کیا اس سے اظہار خفگی کرتے ہین؟ اس نے جواب مین کہا نہین پھر اُسنے کہا کہ شادیون پر جو خلاف شرع امور مثلاً گانا باندھنا وغیرہ کئے جاتے ہین تو کیا تمہارے علماء ان لوگوں کو ایسے ممنوعات سے روکتے ہین اور اگر وہ نہ رکین تو کیا ان سے بیزاری ظاہر کر کے کہتے ہین کہ ہم تم سے تعلق قطع کر دینگے؟ اور تمہارے گھر کا کھانا پینا چھوڑ دینگے؟۔ اُسنے کہا نہین۔ پھر اسنے کہا کہ کیا وہ بے نمازون۔ زانیون۔ شرابیون کو کہتے ہین۔ کہ بدکرداریان ترک کر کے نماز پڑھا کرو۔ ورنہ ہم تمہارا جنازہ نہین پڑھینگے۔ اسنے کہا نہین پھر اسنے کہا کہ اب حضرت میرزا صاحب کا حال سنیے۔ وہ فرماتے ہین کہ جو نماز نہین ادا کرتا وہ ہماری جماعت مین نہین جو فسق و فجور نہین چھوڑتا اس سے ہم بیزار ہین۔ جو دنیاوی رسومات مین مبتلا ہے وہ ہم سے علیحدہ ہو جائے۔ جو بری صحبت ترک نہین کرتا اور خیانت اور رشوت کھاتا ہے غرض جو کسی قسم کا فساد اپنی طبیعت مین رکھتا ہے اور خدا اور رسول کے حکمون پر کاربند ہو کر پورا مومن نہین اور پاک تبدیلی اپنے وجود مین نہیں کرتا وہ ہم مین سے نہین۔ ایسے شخص سے خواہ وہ ہمارا کیسا ہی قریبی رشتہ دار ہو ہمارا کوئی تعلق نہین اور نہ ہمکو اسکے روپیہ کی کچھ پرواہ ہے۔ ہماری جماعت مین صرف وہی داخل ہے جو خدا اور رسول کا پورا فرمانبردار ہے اور تبلیغ اسلام اور اسلامی غیرت کا پورا جوش اپنے اندر رکھتا ہے۔ اب بتلاؤ کہ کاذب اور حق کو چھپانیوالا کون ہے۔ آیا مرزا صاحب یا تمہارے علماء۔ واقعی تمہارے علماء کاذب اور حضرت مرزا صاحب صادق ہین۔

الغرض دنیا کے مسلمانون پر نگاہ غور کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انمین پرلے درجہ کی گمراہی پھیل گئی اسلام کے اصل مفہوم سے جاہل مطلق ہو گئے اور دنیا طلبی اور زر پرستی مین غرق ہو گئے۔ تو گویا کہہ سکتے ہین کہ قرآن شریف جہان سے اوٹھ گیا اور ایمان ثریا پر چلا گیا۔ تو اب بتلایئے کہ جب زمانہ کی ایسی حالت ہو جائے۔ یعنے ظہر الفساد فی البر و البحر کا نقشہ قائم ہو گیا ہو سنت اللہ کے موافق کوئی شخص خدا کی طرف سے ایسا مبعوث نہین ہونا چاہئے جو۔ گم گشتہ ایمان کو از سر نو تازہ کرے۔ اور اسلام کا حامی ہو کر اسکو دنیا مین از سر نو قائم کرے۔ کیونکہ اسلام ایک ایسا دین ہے جس نگہبان خود اللہ تعالیٰ ہے اور وہ نہین چاہتا کہ اسکا نام و نشان دنیا سے مٹ جاوے اور شرک اور کفر اسکی جگہہ پھیل جاوے اور کوئی خدائے واحد لاشریک کا پرستار نہ رہے۔ اسکی غیرت ہرگز یہ تقاضا نہین کر سکتی۔ وہ غیور خدا ہے۔ بڑی طاقت اور حکمت والا آپ دیکھتے ہین کہ اللہ تعالےٰ نے عالم اسباب مین بھی یہ ظاہری قانون رکھا ہوا ہے کہ جب امساک باران ہو کر باغایت درجہ کو گرمی پہنچ کر زمین کی روئیدگی جلجاتی ہے تو آخر اسکی رحمت جوش مار کر مردہ زمین کو از سر نو زندہ اور تازہ کرنیکے لئے بارش بھیجتی ہے۔ ایسے ہی جب روحانیت لوگون مین نہین رہتی اور لوگ دین الٰہی پر عمل کرنا چھوڑ کر طرح طرح کی گمراہیون اور شرارتون اور نہایت درجہ کی بد دینی مین پڑکر دولت ایمان کو بکلی ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہین۔ تو اللہ تعالیٰ اُسی اپنے قدیم قانون کے مطابق دنیا مین ایک مصلح کو اپنی طرف سے بھیجتا ہے۔ (باقی آئیندہ)

خادم حضرت حجۃ اللہ فی الارض ہدایت اللہ اوگجرات

مبارک

برادر فخر الدین صاحب ساکن بھائی حال ملازم چھاونی لاہور کے ہان خدا تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے جسکا نام برادر موصوف نے بشارت اللہ کے مطابق محمد یعقوب رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ مولود مسعود کو نیک بنا وے اور لمبی عمر صحت و عافیت کے ساتھ عطا کرے۔

آمین

ضرورت چپڑاسیان

محکمہ ہذا مین دو چپڑاسیون کی ضرورت ہے تنخواہ آٹھ روپیہ ماہوار ملیگی فی الحال۔ محنتی اور دیانت دار ہونیپر منشی کے درجہ تک ترقی بھی ہو سکتی ہے۔ الا اُس شخص کو ترجیح دیجاویگی جو کسی اعلےٰ رکن احمدی کی تحریری سفارش کو پیش کریگا۔ ذیل کے پتہ پر درخواستین بھیجدی جاوین۔

" غلام محمد پھلوری انچارج لنگر منڈی شاہپور کنڈی ضلع گورداسپور "

مسلمان یہہ کہتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم صل علی محمد وال محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

قولہ تعالی - اِنَّ اللّٰہَ یَأمُرُکُمۡ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآءِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ط

بخدمت مخدومی و مکرمی حضرت مفتی صاحب مدظلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صاحب الرئیس اخبار عام کے ایک سوال کی جواب مین مینے یہ مضمون لکہا تہا جسکو صاف بہی نہین کیا گیا اگر پسند خاطر ہو اور اس قابل ہو کہ مقدس اخبار بدر مین میرے بیان کو جگہہ مل سکے تو اسکو درست فرما کر جگہہ دیوین۔

پرچہ اخبار عام مطبوعہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء جسمین یہ سرخی بطور استفسار دیکر "مسلمان کیا کہتے ہین" مضمون ذیل درج ہے "مولانا لیاقت حسین پر جو جو پٹیالہ مین مقدمہ دایر ہے وہ اسلئے ہے کہ انہون نے قرآن مجید کی آیتین جمع کر کے ایک اشتہار چہپا کر تقسیم کیا تہا جس سے اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا و جوش دلانا سمجہا گیا ہے۔ انہین متنازعہ آیتون کی نسبت ابہی کے ایک روز انہ اسلامی صحیفہ سلطان الاخبار کے ایڈیٹر مولوی عبد المجید صاحب فرخ نے بیان کیا ہے کہ مولانا لیاقت حسین نے جو ترجمہ کیا ہے وہ بالکل ٹہیک ہے اور اشتہار قرآن شریف کے مطابق ہے" پیشتر اس سے کہ صاحب ایڈیٹر اخبار عام کے اس سوال کا جواب دیا جائے "مسلمان کیا کہتے ہین" یہ سوال اہل ہنود سے قابل دریافت معلوم ہوتا ہے کہ مولانا لیاقت حسین نے قرآن کی آیتین جمع کر کے اونکی بنا پر اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا و جوش دلانا چاہا لیکن برخلاف اونکی اس کوشش کے اہل اسلام تو اونکے ورغلانے مین نہ آسئے۔ مگر ہنود اونکے ورغلانے مین کسطرح آئے۔ کیونکہ واقعات ظاہر کر رہے ہیں۔ کسی مسلمان کو مولوی لیاقت حسین کے ساتھہ اس وجہہ سے کہ وہ اسکے خیالات باغیانہ کو گورنمنٹ کے برخلاف تصور کر کے اسکو باغی اور خدا و رسول کے فرمودہ کے برخلاف سمجہتے اور یقین کرتے ہین۔ ہمدردی نہین ہے۔ مگر یہ سمجہہ مین نہین آتا کہ اہل ہنود کو اُنکے ساتھہ اسقدر ہمدردی کیون ہے کہ وہی اسکے معاملات مین پیروی کرتے اور وہی اپنی ضمانتون پر اُسکو چہوڑاتے ہین کیا ہندؤن کیطرف سے یہ جوش ہمدردی بغیر بعض نادر سکہلیے مسلمانون کے جنہون نے قرآن شریف و حدیث کی تعلیم کے خلاف شورش موجودہ مین حصہ لیا ہے کسی اور مسلمان کے ساتھہ بہی دکہلایا ہے۔ اس بارہ مین (ہندو کیا کہتے ہین) اور یہ بہی معلوم نہین ہوا کہ جبکہ مولانا لیاقت حسین پر پٹیالہ مین مقدمہ اس بنا پر دایر ہوا ہے کہ اُسنے قرآن مجید کی آیتون سے بذریعہ ایک اشتہار مطبوعہ کے اہل اسلام کو انگریزون کے برخلاف ورغلانا و جوش دلانا چاہا تو پہر مولوی عبد المجید فرخ جنہون نے اُس اشتہار کو قرآن شریف کے مطابق بیان کر کے اُس سے کم حصہ مسلمانون کے ورغلانے اور جوش دلانے مین نہین لیا وہ کیون گورنمنٹ کی گرفت سے بچا ہوا ہے بلکہ ارتکاب جرم مین دونون برابر ہین۔ خیر اس سے تو ہمین کچہہ غرض نہین جو کریگا وہ بہریگا مثل مشہور ہے

چونکہ صاحب اڈیٹر اخبار عام اسپر خوشی سے بغلین بجا کر اور مولانا لیاقت حسین کی ان آیات جمع کردہ قرآن شریف کو جنمین گویا گورنمنٹ برطانیہ کے برخلاف ہونیکا اہل اسلام کو حکم دیا گیا ہے اور جنکے ترجمہ کے صحیح اور راست ہونیکے لئے مولوی عبد المجید صاحب فرخ کی تصدیق بہی درج کی ہے۔ اپنے نزدیک یہ لاجواب سوال کیا ہے، کہ "مسلمان کیا کہتے ہین" سو اسکے جواب مین عرض ہے کہ مسلمان یہہ کہتے ہین کہ اگر وہ آیات کریمہ قرآن کریم کی آپ اپنے مضمون مین درج کر دیتے تو پہر دکہلایا جاتا کہ مولانا لیاقت حسین نے اپنی عدم لیاقت سے محض شکم پروری کی خاطر آپ لوگون کو خوش کرنیکے لئے ایک دجل اختیار کیا ہے۔ نیز مسلمان یہ کہتے ہین کہ قرآن کریم مین اللہ جلشانہ نے اونکو یہ تعلیم دی ہے کہ یہود اور مشرکین یعنی بت پرست اہل ہنود وغیرہ تمہارے دشمن ہین۔ مگر انگریز لوگ تمہارے دوست ہین پس تم انگریزون کو اپنے دل سے دوست رکہنا چنانچہ قرآن کریم کی یہ آیہ کریمہ اسپر بصراحت دلالت کرتی ہے۔ قرآن کریم۔

لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین امنوا الیھود والذین اشرکوا ولتجدن اقربھم مودۃ للذین امنوا۔ قالوا انا نصاری ذالک بان منھم قسیسین ورھبانا وانھم لا یستکبرون

سورۃ مائدہ رکوع ۱۴ پارہ ۷ - یعنی (اے پیغمبر) مسلمانون کے ساتہہ دشمنی کے اعتبار سے یہود اور مشرکین (یعنی ہندون کو تم سب) لوگون مین بڑا سخت پاؤگے اور مسلمانون کے ساتہہ دوستی کے اعتبار سے سب لوگون مین اونکو قریب تر پاؤگے جو کہتے ہین کہ ہم نصاری ہین اور نصاری کا اتنا میلان اس سبب سے ہے کہ اُنمین علماء اور مشائخ ہین اور نیز یہ کہ یہ لوگ تکبر نہین کرتے۔

اب اس حکم خداوندی سے یہ بخوبی ہویدا ہے کہ انگریز چونکہ با علم ہین جسکا نتیجہ ہے کہ وہ متعصب اور متکبر نہین۔ کیونکہ تعصب اور عداوت اور تکبر نتیجہ جہل کا ہے۔ اسلئے مشرکین یعنی بت پرست اپنی جہل کیوجہ سے تکبر اختیار کرتے ہین جیسا کہ ہنود اہل اسلام اور انگریزون کو خواہ وہ کیسا ہی شرافت اور وجاہت خاندانی رکہتا ہو۔ مگر پہر بہی اپنے سوا سبکو ہیچ کہتے ہیں اور یہ شرفا ہین باوجودیکہ نیوگ جیسے ناپاک حیا سوز اور شرافت کش مسئلہ کے عامل اور قائل ہین لیکن پہر بہی اس سخت بیحیائی کے اختیار کرنے سے جو کمینہ سے کمینہ قوم چوہڑے تک بہی یہہ روا نہین رکہتی کہ اونکی بیاہتا بیوی اونکے روبرو اولاد حاصل کرنیکے واسطے کسی غیر سے ہمبستری کرے پہر بہی نہ انکی شرافت جائے نہ حیا و عزت پر داغ لگے حالانکہ ملیچہ قوم وہی ہوسکتی ہے جس سے کہلی بیحیائی سرزد ہو اور اپنے مالک حقیقی سے جسنے اوسکو پیدا کیا رزق دیا اور اسکی پرورش کی پہر اپنی بد طینتی اور محسن کشی کی راہ سے اسکا احسان نہ مانے اور اسکا شریک ٹہرائے۔ اسیواسطے قرآن کریم نے اِنَّمَا الۡمُشۡرِکُوۡنَ نَجَسٌ فرما کر ان ملیچون سے نفرت دلائی ہے پس ایسے نام کے مسلمان جو ایسے لوگون کے ساتھہ جن کو نجس جتلایا گیا ہے ہان مین ہان ملا کر اور تعلیم خداوندی کو پس پشت ڈالکر جو انکا ساتھہ اختیار کرتے ہین۔ وہ کوئی مولوی ہو یا ملا وہ ہرگز مسلمان نہین کہلا سکتا۔ حضرت حنیکہ مسلمانون کو خداوند کریم نے اپنے پاک کلام قرآن مجید مین بہی ہدایت فرمائی ہے کہ قوم انگریز ہی ہے جو تمکو دوست رکہیگی اور بت پرست

تمہارے سخت دشمن ہین چنانچہ واقعات نے اس امر کی شہادت دیدی ہے۔ کہ مسلمانون کی عزت و آبرو اور جان و مال کے محافظ انگریز ہی ہین۔ جن کے پُر امن ظل حمایت مین اہل اسلام نہائیت آزادی سے اپنے فرائض مذہبی کو سرانجام دیتے ہین اور ہندو مسلمانون کے خون کے پیاسے ہین۔ خداوند کریم کا اہل اسلام پر یہ ایک خاص فضل ہے جو اوس نے ان لوگون کو حکومت نہین دی ورنہ ابہی تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے۔ زمانہ سکہا شاہی مین جب اون کو ثروت۔ اور حکومت حاصل تھی۔ تو مسلمانون پر کس قدر جبر و ستم کئے گئے تھے۔ نماز کے لئے اذان دینے پر مسلمانون کو سخت سخت سزائین دی جاتی تہین۔ اگر کسی سے مادہ گاؤ کے کوئی ضرب اتفاقیہ اور نادانستہ بھی لگ جاتی تہی۔ تو پہر کیا ان بیچارون کو قتل کیا جاتا تھا۔ اب بھی اس پُر امن حکومت مین جس صیغہ مین ہندو افسر ہین اور مسلمان ماتحت جو کچھ اون کا حال اُن افسران ہنود کے ہاتہون سے ہوتا ہے وہ اخباری دنیا پر پوشیدہ نہین ہے پس جبکہ انگریز مسلمانون کو دوست رکھتے ہین۔ بموجب فرمودہ قرآن کریم کے۔ تو پھر کیا مسلمانون کا فرض نہین ہے کہ اون کو دوست رکہین اور پہر جبکہ خوش قسمتی سے بھی انگریز شہنشاہ ہون۔ تو پھر اون کی اطاعت اور محبت اور بھی مسلمانون پر فرض ہوئی۔ اور قرآن کریم مین یہ ہی تعلیم دیگئی ہے۔ کہ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے بدلہ احسان کا احسان ہی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو انسان کا شکر گزار نہین وہ خدا کا بھی شکر ادا نہین کر سکتا۔ یہ تو ایڈیٹر صاحب کے سوال کا جواب ہے جو قرآن کریم نے خود اون کو دیا ہے۔ اور قرآن کریم نے قومیت کے بیہودہ فخر و تعلق کو مٹایا ہے اور حکم دیا ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنے تم مین قابل عزت و فخر و بلا لحاظ قوم و وجاہت خاندانی کے وہ ہی جو اللہ جل شانہ کے نزدیک پرہیز گار ہے اور قرآن کریم نے ہی منجملہ سخت گناہون کے سخت تر گناہ جو خدا کے غضب کو بہڑ کانیوالا ہے بغاوت قرار دیا ہے بغاوت خواہ خدا کے ساتھ اختیار کی جاوے یا بادشاہ وقت کے ساتھ۔ کیونکہ بادشاہ وقت کو ظل اللہ بنا کر اس کی اطاعت اور فرمان برداری کا حکم دیا ہے۔ اور جس طرح خدا اور رسول کی اطاعت کا حکم ہے امور دینی

مین بادشاہ وقت کی اطاعت کو منجملہ فرائض مذہبی ایک فرض اہل اسلام کے لئے قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم مین ہے۔ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ یعنے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے حاکمون کی جو تم مین ہون۔ غرض کہ قرآن کریم ہی ایک ایسی متمم اور مکمل اور خاتم الکتب منجانب اللہ کتاب ہے۔ جو انسان کی تمام ضروریات زندگی کے لئے خواہ دینی ہون یا دنیاوی۔ سب پر حاوی اور سب کی متکفل ہے۔ دنیا مین اور کوئی مذہب ایسا نہین ہے اور وید تو اس بارہ مین بالکل ناقص اور عاجز ہے۔ مسلمانون کو جہان اور تعلیم خدا دانی اور پاکیزگی نفس اور ہمدردی عام بنی نوع و نوع کی یعنی حق اللہ اور حق العباد کی رعائیت رکہنی کی دی ہے۔ وہان پولٹیکل تعلیم بھی ایسی دی ہے۔ کہ اگر وہ اس پر چلین۔ تو کبھی کسی نوع کا نقصان نہین اوٹہا سکتے۔ وید مین تو حق اللہ اور حق العباد کی تعلیم تو کیا پہلے انہین حقوق پر جس پر انسان کی فلاح و بہبودی دنیوی و اخروی موقوف ہے ہاتھ صاف کیا گیا ہے۔ حق اللہ سے روگردانی اور انکار تو اس سے ظاہر ہی ہے۔ کہ اوس خالق الکل رب العلمین کو اپنے ذرہ ذرہ وجود کی خالقیت سے جواب دیا گیا ہے کہ وہ ہمارا خالق ہی نہین۔ اور حق العباد کی حق تلفی کے لئے نیوگ جیسا مسئلہ رکھا گیا ہے۔ پس جو قوم اپنے خالق اور رب کو جو احکم الحاکمین ہے۔ اپنے وجود کا خالق نہ سمجھے۔ اور جیسی کہ وہ ہستی قدیم سے ہے۔ اپنے آپ کو بھی اس کی مانند قدیم سے ہی جانے۔ پھر وہ اپنی بڑی احسان فراموشی اختیار کرکے بادشاہ وقت کے احسانات اور مربیانہ شفقتون کے کب دلدادہ ہو سکتی ہے۔ وہ کسی قدر معذور بھی ہین۔ کیونکہ اون کو مذہبی تعلیم ایسی نہین دی گئی جو حق اللہ اور حق العباد کی رعائیت کو روا رکہین۔ ہر ایک مذہب مین بجز اسلام کے واقعات آئندہ کے بتلانے اور ان مہمات میں جو کسی زمانہ مین آیندہ پیش آنے والے ہون۔ اس مین اُس طریق کے بتلانے مین جس سے کہ اون پیش آمدہ مصیبتون کا نشانہ نہ بنے۔ اور خوشحالی کے ساتھ پر امن زندگی بسر کرے۔ ایسی تعلیم ہرگز ہرگز نہین ہے بلکہ ایسے تمام مذاہب جو اسلام کے خلاف ہین اس سے عاجز اور بالکل ساکت ہین جس سے وہ ایک مردہ

بے جان کی مانند ہین اور قابل اس کی ہین۔ کہ اون کو زمین مین دفن کیا جائے۔ کیونکہ مُردہ نعش جس مین زندگی کی روح نہ ہو وہ بنی نوع انسان کو کیا فایدہ اور فیض بخش سکتی ہے ہان اسلام ہی اور بے شک اسلام ہی ایک ایسا پاک و صاف اور کامل و مکمل و سچا مذہب ہے۔ جو زندگی روح اپنے اندر رکہتا ہے۔ جس مین ہر زمانہ کے لئے ہدایات اور اوس کے مفاسد اور خرابیون کا اظہار کرکے اس کے نجاتیابی کا قانون بتلایا گیا ہے۔ اس لئے مین ضروری سمجہتا ہون کہ کتاب ترمذی شریف سے جو احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معتبر کتاب ہے۔ ایک دو حدیث ابواب الفتن سے نقل کرکے دکہلاؤن کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح آخر زمانہ مین اوس شورش موجودہ کی خبر دیکر مسلمانون کو اس سے باز رہنے کے لئے ہدایت فرمائی ہے۔ چنانچہ وہ احادیث شریفہ یہ ہین۔

حدیث شریف

عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم سترون بعدی اثرۃ وامورا تنکرونھا قالوا فما تامرنا قال ادوا الیھم حقھم واسالوا اللہ الذی لکم۔

یعنی روائیت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم دیکہو گے بعد میرے اثرہ اور بہت سے کام کہ جنہین تم برا جانو گے پوچھا صحابہ نے پھر کیا حکم فرماتے ہین۔ آپ ہم کو اس وقت مین فرمایا۔ آپ نے دو تم حق اون کا (حاکمون کا) اون کے تئین اور مانگو اپنا حق اللہ تعالیٰ سے قولہ۔ دو تم حق اون کا یعنے حکام کا جو حق ہے مطلب یہ کہ اون سے کسی حال مین سرکشی نہ کرنا۔ اگرچہ وہ تمہارا حق تم کو نہ بھی دین پھر بھی ان کی اطاعت کرنا اور اپنے حقوق کے لئے اون سے جھگڑا نہ کرنا۔ بلکہ صبر کرنا اور اللہ سے مانگنا۔

حدیث شریف

عن وائل بن حجر قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ورجل یسالہ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا فانما علیھم ما حملوا وعلیکم ما حملتم۔ یعنی روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا اونہون نے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک دو آپ سے پوچھتا ہون۔ پہر کہا اوس سائل نے خبر دیجئے مجھے اگر ہووین ہم پر ایسے حاکم کہ نہ دیوین ہمارا حق اور طلب کرین ہم سے اپنا حق تو مین کیا کرون۔ فرمایا آپ نے

سنو تم اون کی بات اور اطاعت کرو ان کی کہ اُن پر ہے جو کچھ اونہون نے اٹھایا یعنے جو عمل کیا اور تم پر ہے جو تم نے اوٹھایا۔ غرض یہ ہے۔ کہ اگر وہ تمہارا حق بہی نہ دین۔ تو اس حالت مین بہی تم اون کی اطاعت کرنا اور ان پر خروج مت کرو۔

علاوہ اس کے جیسا کہ اس پُرفتن زمانہ مین عام طور پر رویہ اکثر ہند و اخبارات کا ہے کہ گورنمنٹ کے برخلاف ایسی حالتون مین (جبکہ باغیون کو سزائین دی جاتی ہین اور ان کی ایسی بیجا درخواستون کو جو یہ لوگ اپنی نادانی اور جہالت سے کرتے ہین بمقتضائے مصلحت و حکمت رد کیا جاتا ہے) تو وہ زبان لعن طعن کی کہولتے اور توہین آمیز فقرات کا استعمال کرتے ہین۔ مگر مسلمانون کو اون کے ہادی کامل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے سب جنکی سبون پر حکمت جاری ہے یہ تعلیم دی ہے کہ جس نے بادشاہ وقت کی توہین کی اللہ اس کو ذلیل کریگا دیکھو یہ ہے راہ سلامتی اور نجات کی۔ چنانچہ فرمایا حدیث شریف

عن زیاد بن کسیب العدوی قال کنت مع ابی بکرہ تحت منبر ابن عامر وھو یخطب علیہ ثیاب رقاق فقال ابو ھلال انظروا الی امیرنا یلبس ثیاب الفساق فقال ابو بکرۃ اسکت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من اھان سلطان اللہ فی الارض اھانہ اللہ۔ یعنے روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے۔ کہا کہ تہا مین ابی بکرہ کے ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑہتا تہا اور اس کے بدن پر باریک کپڑے تھے۔ سو کہا ابو بلال نے دیکھو ہمارے امیر کو پہنتا ہے لباس فاسقون کا۔ سو کہا ابو بکرہ نے چپ رہ کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ اہانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین مین ذلیل کریگا اللہ اوسکو۔ چنانچہ اہل اسلام مین اس پر ہمیشہ عملدرآمد رہنے کے لئے آٹھوین دن ہر جمعہ کے خطبہ مین مسلمانون کو یہ سنایا جاتا ہے۔ کہ جو بادشاہ وقت کی توہین کریگا گویا کہ اوس نے خدا کی توہین کی اور خدا اوس کو ذلیل کریگا۔ پس مولوی لیاقت حسین ہو یا حیدر رضا وغیرہ۔ جو اس حکم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی کریگا اور گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف (جو ہماری محسن اور مُربی ہے اور جسکی نسبت العلماء اہل شہادت نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہے کہ وہ مسلمانون کو دوست رکہتی ہے۔) زبان لعن طعن کی کہولتا ہے وہ ہرگز ہرگز مسلمان نہین ہے۔ کیونکہ قرآن کریم مین اللہ جلشانہ فرمایا ہے۔ کہ جو خلاف کریگا اللہ کے رسول کا وہ جہنمی ہے اور جہنمی کافر کو کہا گیا ہے اور وہ آیۃ کریمہ یہ ہے۔ ومن یشاقق الرسول من بعد تبین لہ الھدٰی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولّٰی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا

اب جو لوگ مسلمانون مین سے خدا کے رسول کی ہدائت کے خلاف دوسرا راہ مشرکین کا اختیار کرتے ہین۔ وہ مسلمان نہین ہین۔ اور یہ بہی قرآن کریم مین آیا ہے۔ کہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کریگا خدا اوس کو سختی مین ڈالدیگا۔

اب حاصل کلام یہ ہے۔ کہ یہ احادیث جو اوپر ذکر کی گئی ہین۔ احادیث کی کتابون مین ابواب الفتن مین درج ہوئی ہین۔ جن مین آخر زمانہ کے متعلق پہلے سے خبر دی گئی ہے کہ ایسا ایسا وقوع مین آئیگا اور اوس وقت یہ راہ نجات کا ہے کہ نہ ایسی شورش مین شامل ہو۔ جو گورنمنٹ وقت کے برخلاف ہو اور نہ اون لوگون کے ساتھ شامل ہونا جو گورنمنٹ کی توہین روا رکہین۔ کیونکہ قانون آلہی ہے کہ ایسے لوگون کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرتا ہے۔ دیکھو یہ پیشگوئیان اس زمانہ مین کیسی کھلی کھلی واقعہ ہوئی ہین اور جن لوگون نے توہین گورنمنٹ کی راہ اختیار کی اون کو خدا نے کیسا ذلیل کیا ہے۔ چونکہ یہ واقعہ آخر زمانہ مین پیش ہونے والا تہا اس لئے مسلمانون کو ایسے امور سے جو اون کی ذلت اور تباہی کا باعث ہو پہلے سے بتلا کر روکا گیا ہے۔

اب جمیع مسلمانون کیخدمت یہ (احادیث رسول مقبول صلعم) سنا کر جو اون کے لئے مدار ایمان و نجات ہے عرض کرتا ہون۔ کہ فرقہ احمدیہ یعنی خادمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو اپنے امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم سے ایسے ہر ایک جلسہ سے خواہ کانگریس کے ہون یا کانفرنس کے یا حقوق طلبی کے سخت متنفر ہین اور ایسا کوئی احمدی نہین جو کسی جلسہ مین شمولیت رکہتا ہو۔ اور دیگر مسلمانان ہند بہی خدا کے فضل سے ایسے جلسون مین جو بغاوت کا رنگ اپنے اندر رکہتے ہین۔ رجب سے کہ سر سید مرحوم نے مسلمانون کو اون کے لیسے مضامین پر (جیسا حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کو گلیڈسٹون وغیرہ کے نام سے نامزد کرکے اسی بنا پر ان کو گالیان دی گئی تہین۔ کہ یہ شخص گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور محبت کو سلطان روم پر فضیلت دیتا ہے) تنبیہ کرکے رہبری کی تہی کہ اس بارہ مین تمام مسلمانونکو حضرت مرزا صاحب کی پیروی اختیار کرنی چاہیئے۔ ایسی شمولیت روا نہین رکھتے ہین لیکن بہت سے مسلمان ابہی ایسے ہین کہ وہ اپنے حقوق کے لئے گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے رہتے ہین اور ایسے جلسے کرتے ہین جس مین بغاوت کو تو بالکل راہ نہین ہو بلکہ عجز اور انکساری سے اپنے مقاصد اور حقوق کی طرف گورنمنٹ کو مائل کرنا مدنظر ہوتا ہے۔

اس لئے پھر بھی مین اون کیخدمت مین نہائت ادب سے ملتمس ہون۔ کہ جبکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے لیسے حکام سے کہ جو صرف اپنا ہی حق ہر حالت مین لین اور رعایا کا نہ دین روکا ہے۔ کہ ان سے اپنے حقوق طلب نہ کرو اور اون کا حق دو۔ اور ہر حال مین اون کی اطاعت کرو۔ تو پہر ایسی مہربان گورنمنٹ سے جو ہر طرح سے ہمارے حقوق کی حفاظت کرتی ہے اور ہماری فلاح و بہبودی کے لئے ہم کو ہر قسم کی آزادی دی رکہی ہے اور محض اہل ہند کے مفاد کے لئے زرکثیر سے تعلیم گاہین مقرر کی ہین۔ اور ہر ایک علم کے حاصل کرنے مین ہم کو کوئی روک نہین ہے۔ بلکہ گورنمنٹ اپنی جیب خاص سے وظائف تک حصول علوم کے لئے دینے مین کوتاہی نہین کرتی ہے تو پہر ایسی مربی و محسن گورنمنٹ برطانیہ سے حقوق طلبی کے لئے صدائین بلند کیون ہون۔ ہمکو وہ لیاقت اور قابلیت اختیار کرنی چاہیئے۔ جو گورنمنٹ کی توجہ کو خود اپنی طرف جذب کرے۔ جب تک یہ نہین۔ تو پہر چیخنا چلانا بالکل بے سود اور ایک بے ادبی کا طریق ہے۔ جس سے ہم کو ہمارے ہادی کامل نے روکا ہے۔

نہائت ہی افسوس اور درد بہرے دل سے یہ ظاہر کئے بغیر نہین رہا جاتا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے جو اپنی فیاضی اور مراحم خسروانہ اور نہائت مہربانی سے جو آزادی اہل ہند کو اون کی بہبودی اور فلاح کے لئے عطا فرمائی تہی وہ اہل ہند کو ہضم نہ ہو سکی۔ کیون ہضم نہ ہو سکی ؟ واقعات نے اسپر شہادت دی ہے۔ کہ ابہی وہ اوس کے اہل نہ تھے۔ کیونکہ ان مین وہ تمیز اور قابلیت پیدا نہین ہوئی تہی۔ کہ اوس کو کسی موقعہ اور محل پر استعمال کرین۔

سچ ہے نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے آہ آہ ہماری ہندو بھائیون کو اہل ہند. بہبودی کیلئے جو جوش طوفان کی صورت میں اونکے دماغون مین موجزن ہوا. تو اس صورت مین کہ جس سے کشتی قوم کو ایک ہی ہوا ہی طمانچہ سے غرق آب کر دیا اور اب بھی اس غرق شدہ کشتی کے نکالنے کا فکر نہین ہے بلکہ اسکے ساتھہ ہمدردی کی راہ سوجھی ہے تو ایسی کہ جو باقیماندہ قوم ہے وہ بھی اس گرداب بے تمیزی مین پڑ کر قعر دریا مین جا پڑے کیونکہ اسطرح غرق شدہ قوم سے ملنا تو نصیب ہو جائیگا. بس اگر ان بہی خواہان قوم کی یہی توجہ مبذول رہی تو آج نہین کل یہ ساری کا سارا بیڑا غرق ہو نیکو ہے. کاش یہ لوگ سوچین اور ملک پر رحم کرین۔

پہلا رسپارہ مین ا ہندو کیا کہتے ہین، کہ الیور پاک. تعلیم جسپر چلکر انسان بے لوث زندگی ہر زمانہ مین امن اور چین کے ساتھہ بسر کر سکے اونکو اونکے مذہب نے دی ہے. اگر یہی ہے تو پھر یہ کانگریس کا فضول جھگڑا. جو ایسی پاک تعلیم کے مخالف ہے. قابل احتراز و اجتناب کیون نہین سمجھا جاتا. جسمین قوم کا لاکھون کہا روپیہ بھی برباد جا رہا ہے اور اب تک باوجود بربادی قوم کے روپیہ کا اسکا مفاد قوم کیلئے اس سے زیادہ ثابت نہین ہوا کہ اسنے ملک مین مختلف صورتون اور لباسون مین بغاوت کی آگ کو بھڑکا کر اہل ہند اور حکام وقت کو دقتون مین ڈالدیا ہے اور اس پر امن و امان ملک مین بدامنی کو پھیلا دیا ہے. حکام وقت سے عجز اور انکساری کے ساتھہ ایک حد تک اپنے حقوق مانگنے بجا تھے لیکن ان حقوق کو زبردستی طور پر دہکیان دیکر اور سرکشی اختیار کر کے امید حصول کی رکھنا یہ اس کانگریس کا ہی کام اور فہم و ذکا ہے. ہان اسوقت صاحب ایڈیٹر اخبار عام سے ایک سوال کرینگے اور جرأت ہوئی ہے. اسپارہ مین "ہندو کیا کہتے ہین" کہ یہ عور غش موجودہ اور اس قسم کے خیالات جو گورنمنٹ برطانیہ کیلئے پسندیدہ خاطر نہین ہین بلکہ انکے دفع کرنیکے لئے گورنمنٹ برطانیہ کو ایک فکر دامنگیر ہو گیا ہے انکا وجود اس کانگریس بننے سے پہلے بھی اس ملک مین موجود تھا یا اس کانگریس کے بعد ہی (جو ملک ہند کے بہبودی اور فلاح کیلئے قائم ہوئی ہے) اسکا وجود

ظہور پذیر ہوا ہے اور ہندو کیا کہتے ہین. جبکہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کو ایسے خیرخواہ اور فرمانبردار ہین تو پھر ان باغیون کی سزا پر جنکو بعد ثبوت سزائین دیجاتی ہین (بجائے خوشی کے کہ ایسے شریر لوگ سزائین پاکر دوسرے اس قسم کے خیالات رکھنے والون کیلئے موجب عبرت ہون تاکہ وہ ان خیالات سے باز آجائین تو ملک مین پھر دوبارہ امن قائم ہو) اور رنجیدہ ہو کر گورنمنٹ کے مظالم کا ذکر اور باغیون کی اس مردا در روغن کیلئے جلسہ کیون کرتے ہین اور اونکی امداد مین کوئی دقیقہ فروگذاشت کا بھی نہیں کیا جاتا. اس کا مقصد ہے. کیا یہی ہے. کہ اور جو لوگ ایسے شر انگیز خیالات رکھتے ہین اور ابھی تک در پردہ مین مخفی ہین وہ بھی مرد میدان بنکر ظاہر ہون تاکہ یہ عزت کا تاج انکے سر پر بھی مزین فرمایا جاوے۔

ہندو کیا کہتے ہین. جن باغیون کو بعد تحقیقات کامل حکام اعلےٰ نے عبرت ناک سزائین دی تھین اور پھر بنظر رحم خسروانہ موقعہ سالگرہ مبارک شہنشاہ بر جیسا کہ قدیم سے دستور ہے کہ کچھہ قیدی رہا کئے جاتے ہین. اور یہ رہائی اونکی محبت کے وجہ کو نہین دیجاتی ہے تو پھر اس قسم کے رہا شدہ قیدیون کو اہل کانگریس نے جو تاج رکھا ہے وہ کن حسن خدمات کے عوض مین ہے کیا یہی خدمت ہے کہ انہون نے گورنمنٹ کا خوب مقابلہ کیا ہے. کیونکہ شکست و فتح نصیبون سے ہے. ولے اسے میر مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا.

خاکسار ایک احمدی

رسید زر

نمبر ۲۴۳۸ شیخ محمد الدین صاحب	عہ
نمبر ۲۴۲ بابو عبد العزیز صاحب	للعہ
نمبر ۲۴۹ بابو حیدر علی صاحب	صر
نمبر ۱۳۸ منشی ظہیر الدین صاحب	عہ
نمبر ۷۶ ۱۴ میان عنوان الدین صاحب	عہ
نمبر ۱۵۶ میان فضل الدین صاحب	للعہ
نمبر ۱۵۲۳ چوہدری حشمت علی صاحب	عہ
نمبر ۵۵۲ بابو شاہ دین صاحب	صہ
نمبر ۲۵۵ میر اکبر صاحب	صہ
نمبر ۵۶ پیر بخش صاحب	للعہ
نمبر ۱۱۵۱ چوہدری غلام سرور صاحب	للعہ
نمبر ۱۴۱۴ نصیر خان صاحب	للعہ
نمبر ۱۳۰۳ مرزا غلام حسنین صاحب	للعہ
نمبر ۱۴۶۸ راجہ شیر محمد صاحب	للعہ
نمبر ۷۰۰ منشی احمد علی صاحب	عہ
نمبر ۵۸۹ منشی محمد الدین	عہ
نمبر ۱۸۲۲ بابو علی حسن صاحب	عر
نمبر ۹۰۸ مولوی امام علی خانصاحب	عہ
نمبر ۱۶ ۹ شیخ محمد افضل صاحب	عہ
نمبر ۱۰۷۹ شیخ نیاز محمد صاحب	عہ
نمبر ۱۵۹۱ صالح محمد صاحب	للعہ
نمبر ۱۱۵۴ ابو محمد عبد اللہ صاحب	عہ
نمبر ۱۶۸۷ قاضی حامد حسین صاحب	عہ
نمبر ۷۶۰ شیخ سخاوت علی صاحب	عہ
نمبر ۱۵۵ مولوی محمد ابراہیم صاحب	للعہ
نمبر ۱۷۰ حکیم غلام محی الدین صاحب	للعہ
نمبر ۶۰۵ منشی محمد عثمان صاحب	عہ
نمبر ۱۳۵۰ غلام مرتضیٰ خانصاحب	للعہ
نمبر ۱۱۶۹ غلام رسول صاحب	للعہ
نمبر ۱۴۱۲ محمد ابراہیم صاحب	للعہ
نمبر ۱۸۵۵ منشی عبد الرحیم صاحب	۸ر
نمبر ۱۳۲۴ عبد العزیز صاحب	للعہ
نمبر ۱۹۰۷ میان اللہ دتا صاحب	للعہ
نمبر ۱۷۸۵ بابو غلام رسول صاحب	عہ
نمبر ۷۶۷ حافظ عبد الکریم صاحب	للعہ
نمبر ۱۴۲۷ چوہدری محمد حسین صاحب	للعہ
نمبر ۱۴۹۸ برکت علی صاحب	للعہ
نمبر ۲۹۰ وزیر محمد صاحب	للعہ
نمبر ۱۱۱ منشی غلام رسول صاحب	عہ
نمبر ۳۹ میان حبیب الرحمن صاحب	صر
نمبر ۸۲۲ عبد الرحمن صاحب	للعہ
نمبر ۴۴۲ منشی فیاض علی صاحب	عہ
نمبر ۵۷ منشی عبد العزیز صاحب	عہ
نمبر ۱۵۲۴ حبیب اللہ صاحب	عہ
نمبر ۲۱۹ محمد حسین طفیل صاحب خیمہ دوز	

پہلا احمدیہ وفد

صدر مقام سلسلہ احمدیہ کی اہم بڑہتی ہوئی ذمہ واریوں اور ضرورتوں میں سے مدرسہ کے واسطے نئی خرید کردہ زمین پر ایک عمارت بنانے کے لئے چندہ کی تحریک حضرت مولوی محمد علی صاحب اپنی چھٹی میں کر چکے ہیں۔ جو کہ ۱۳ فروری ۱۹۱۰ء کے اخبار بدر میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے جواب میں سب سے اوّل جماعت احمدیہ انبالہ اور پھر جماعتہائے فیروزپور کپورتھلہ نے بڑی مستعدی کے ساتھ فوراً چندہ کی فہرست کھولی انبالہ کی جماعت کے افراد نے ایک ایک ماہ کی آمدنی اس مد میں دی ہے سوائے ایک دوست کے جس نے ... دیا ہے۔ یہ ایک بہت ہی قابل قدر نمونہ ہے۔ لاہور کی جماعت نے بھی قریب دو ہزار روپے کے چندہ جمع کر لیا ہے اور ہنوز ساری جماعت میں چندہ کی فہرست نہیں پھری اُمید ہے۔ کہ اسی طرح دوسری جماعتیں بھی اس اہم قومی ضرورت کے واسطے روپے جمع کرنے میں مصروف ہوں گی۔ لیکن جس قدر کثیر روپیہ عمارت کے واسطے درکار ہے اوسکو مدنظر رکھ کر قوم کے بعض بزرگ دوستوں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ چند ایک دوست ایک ڈیپوٹیشن کی صورت میں باہر نکلیں اور چندہ جمع کریں اس ڈیپوٹیشن کیواسطے جو نام تجویز کئے گئے ہیں وہ خود ایسے ہیں کہ قوم اون کے واسطے کیا کچھہ کرنے کو طیار ہے یا ہو سکتی ہے۔ اس کے لکھنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ وہ اسماء مبارک یہ ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز
خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیفکورٹ۔ وکیل قوم
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن
ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ״
میاں چراغ الدین صاحب رئیس لاہور
میاں معراج الدین صاحب عمر رئیس لاہور

اس وفد کا پروگرام سردست یہ تجویز ہوا

پروگرام

یہ وفد ۲۸ فروری ۱۹۱۰ء کی شام کو سات بجے امرتسر پہنچیگا۔ اور ۲۹ فروری کی دوپہر کو روانہ ہو کر کرتارپور سٹیشن سے ۲۹ ہی کو کپورتھلہ پہونچکر کام کریگا۔ یکم مارچ تک وہاں قیام ہوگا۔ یکم کو وہاں سے واپس ہوگا

۸ مارچ ۱۹۱۰ء کو لائلپور۔ ۱۴ مارچ کی شام کو گجرانوالہ۔ ۱۵ مارچ کی صبح کو راولپنڈی۔ راولپنڈی سے اسی روز شام کو روانہ ہو کر ۱۶ مارچ صبح مردان اور پھر اسی رات کو پشاور پہنچیگا۔

درخواست دُعا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مدرسہ تعلیم الاسلام کے انٹرنس کے طلباء احمدی جماعت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ان کیلئے دُعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل وکرم سے امتحان میں کامیاب کرے۔ اور ایسے ہی دین کے امتحان میں بھی اپنی رحمانیت سے مفلح کرے۔ اور دین کا سچا خادم وحامی بنادے۔ والسّلام

طلباء کے نام یہ ہیں

فضل الدین۔ عبدالرحمٰن خواجہ۔ ولی اللہ شاہ۔ گوہر الدین عبدالعلی۔ فیض احمد۔ عبدالحق۔ عبدالحمید فخرالدین۔ غلام حسین۔ محمد امجد حسین۔ محمد صادق عبدالرحمان امرتسری۔ عطاء محمد۔ عبدالرحمٰن بھیروی محمد جمیل۔

طلباء مدرسہ

تلاش فرزند

محمد مسعود ولد مستری حسن الدین ساکن سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ گھر سے بھاگ گیا ہے عمر ۱۶ برس۔ گندمی رنگ۔ ناک لمبی۔ قد آور جوان جو صاحب پائیں مستری کو آگاہ کریں۔ اوس کی والدہ سخت پریشان ہے۔

طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے

جناب مفتی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپکے سکول تعلیم الاسلام کے طلباء فسٹ سیکنڈ اور تھرڈ مڈل سے التجاء کرتا ہوں کہ وہ اس شعر پر اپنے اپنے جواب مضمون لکھکر میری طرف ارسال فرماویں جس طالب علم کا مضمون اچھا ہوگا اور اتفاق رائے سے دلچسپ ہوگا میں اوسکو ایک نفیس کتاب اور ایک روپیہ نقد انعام دونگا۔
شعر یہ ہے۔ ؎

لکھا ہے بوعلی سینا نے زر سے۔
کہ سونے سے مسافر کو خطر ہے

عبدالمجید احمدی۔ سٹونگ روڈ۔ بلوچستان

ایڈیٹر مرقع

مطلع ہیں۔ کہ فروری کے مرقع متعلق حل چیستان کا جواب تتمہ نمبر ۲ میں چھپا ہے۔ ذرا صبر کریں۔ ؎

ستعلم لیلیٰ ای دین تداینت۔
وای غریم فی التقاضی غریمہا۔

بشارت احمد

اخویم جناب مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند سطور اپنے گوہر بے بہا اخبار بدر میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

ہمارے شہر میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن کی تشریف آوری پر اس قدر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ تمام جماعت احمدی ایک جگہ جمعہ پڑہتی ہے اور جمعہ مسجد معماراں میں پڑہایا جاتا ہے۔ یعنی حضرت حکیم الامۃ کی مسجد میں۔ اور نمازیں تین چار صفوں سے زیادہ احمدی بھائی ہوتے ہیں اور ایک ایک صف میں بیس پچیس آدمی آتے ہیں کوئی قریباً ایک صد کے آدمی آکر نماز پڑہتے ہیں اور خدا کے فضل وکرم سے ایک بڑی رونق ہے۔ جو آج تک کبھی بھی اس مسجد میں اس قدر آدمی نماز جمعہ میں شامل نہیں ہوئے اور جمعہ ڈاکٹر صاحب پڑہاتے ہیں۔ جو عجیب معارف قرآن کریم کے بیان فرماتے ہیں۔ نیز پہلی دفعہ سے بھی زیادہ جلسے احمدی جماعت کے ہو چکے ہیں جس میں سوائے احمدی جماعت کے غیر احمدی بھی کچھہ نہ کچھہ شامل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کو ہمارے بھیرہ کی جماعت کیواسطے بشارت ہی کر کے بھیجا ہے اور واقعی ہماری جماعت احمدی بھیرہ کیواسطے بشارت احمد ہوئے۔ غرضکہ اسم بامسمی ہوئے میں ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سچے دل سے ان کیواسطے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اون کو دین ودنیا میں مالا مال کرے اور دن بدن اون کی عزت افزائی ہو۔ یہ بھی عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے تشریف لانے پر مریضوں کی تعداد پہلے کی قریباً دوگنی شفاخانہ میں ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک مریض کیساتھہ بہت نرمی سے پیش آتے ہیں اور مرض کی بہت اچھی طرح سے تفتیش کرتے ہیں بلکہ مریضوں کیواسطے بھی بشارت ہے دن بدن مریضوں کا رجوع بڑھ رہا ہے اور ڈاکٹر صاحب کے اخلاص و محبت اور مرض کی تفتیش کرنے میں ہر ایک آدمی اون کا ثناخواں ہے خدا نے ہمارے شہر کی بہبودی کے لئے ہر ایک طرح سے بشارت کر کے بھیجا ہے خدا تعالیٰ اونکو ہمیشہ اسم بامسمی رکھے اور دین ودنیا

[illegible]